

رساله هذا تصنيف لكل خسر الولي منصور ناصر الدين رجا به و شاه عادل

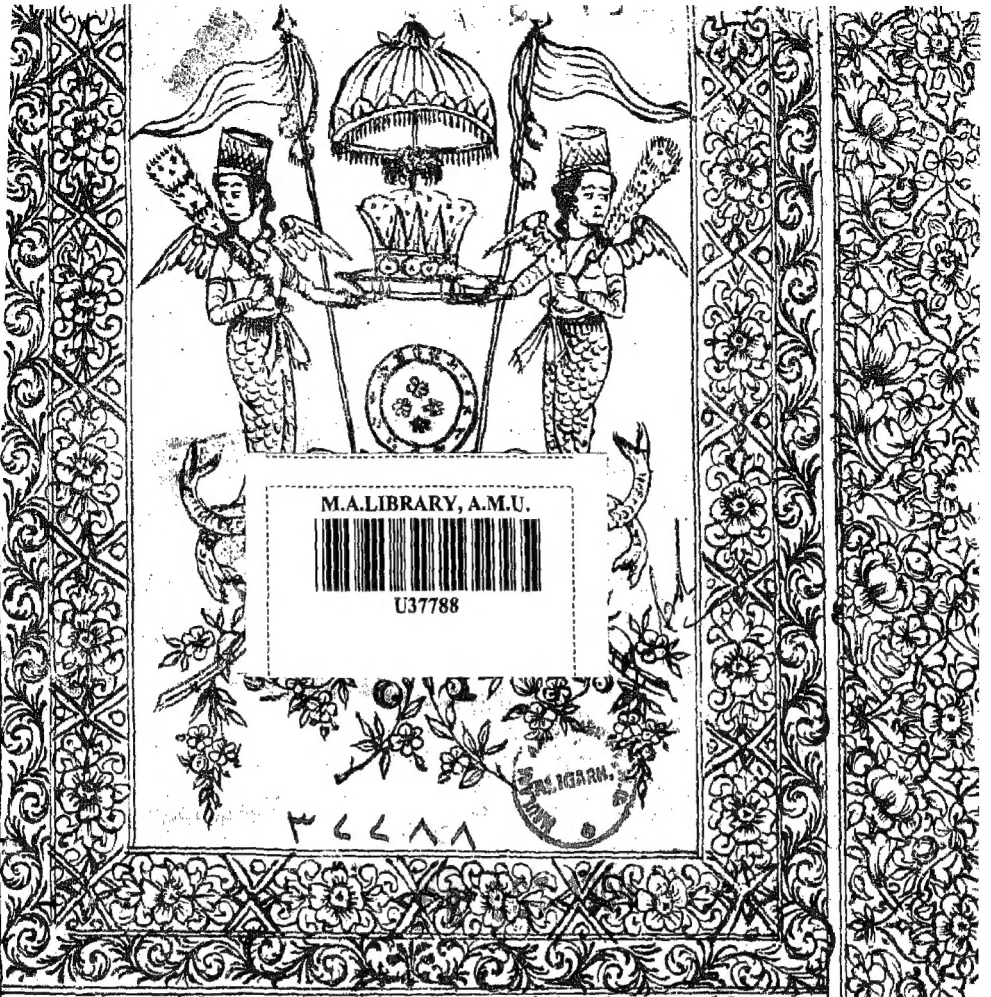
قصر زمان نعام محمد و جلال شاه با و شاه غازی السلاطه و سلاطه سلاطه

الارسلان و الامان

با تمام جان شاکر کتبان مقبول الدوله مرزا محمد مهتدی علیخان

بجا و مقبول و مطبع سلطان فی طبع شد

سلطان الدوله مرزا محمد مهتدی علیخان
تأليف و تصحيح
الارسلان و الامان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد پیش کرنی شکر اوس ایجاد کرنیوالی کی کہ ہر دنیا اور آخرت کا
 کمال قطع اور موزونیت سی اسکا بنایا ہوا ہی اور خمیہ
 فلک مدور کابی اسباب اور اوتاو کی اسکا اوٹھایا ہوا ہی
 اور تعریف اس قاصد کی کرتا ہوں جو آسمان کی دائروں کو

طے کر کے مقام اودانی میں ٹہرا اور اپنی بازوؤں کی زور کو اوسنی
 قاب قوسین کی ترازو میں تولوا اور پہر تعریف اور مدح ایسی
 امام کی کرتا ہوں جو قافنی کی طرح بیت خدائے پیدایا ہوا اور
 اسکی تیغ کی مصرع فی تصیل کی طرح شرک کا رنگ عالم کی آئینہ
 سی وور کیا اب ذرہ بمقدار ختم ترخیص مترجم رسالہ
 میر شمس الدین فقیر کا خدمت میں طالبان فن شعر کی عرض
 کرتا ہی کہ شعر کی مشتاقوں کو علم عروض اور قافنی کا بھی
 ضرور چاہی اور موزون کرنی والوں کو خبر ان دونوں
 فنوں کی رکنا واجبات سی ہی اگرچہ عجم کی شاعروں نے ان
 دونوں فنوں کو عربی سی فارسی میں ترجمہ کیا لکن کوئی
 نسخہ ایسا کہ جمع کرنی والا عروض اور قافنی کا ہو کم مروج ہوا

اب اندون یہ علم بالکل جا تا رہا تھا اس جہت سی یہ ذرہ بمقدار

ہر چند آفتاب ریاست فلک چارم پر بلند رکھتا ہی اور والد معذور

یعنی حضرت امجد علی شاہ نور اللہ مرقدہ کی زانی سی الی لان کفضل حد

اب قریب تیس برس کی سن ہو اسوای شغل شعر اور شاعری کی اور کوئی

شوق نہیں ہو اگر یہ سب بغیر علم عروض اور قافی کی بی شک تھا

اب چند بی صراف وکان معانی بیل بوستان ہمزبانی عقیدت کی

دور اندیش فتح الدولہ بخشی الملک محمد رضا خان بہادر فتح جنگ

التخلص بہ برق حاضر حضور ہوئی اسی زمانہ میں برس کا یا کچھ زیادہ

گذرا ہو گا کہ چرچا فن شعر کا بہتر مازہ ہوا حقیقت میں بھادور

موصوف حکیم اس فن کا ہی مولف کو بہی ذوق و شوق

عروض اور قافی کی طرف اور میلان طبعیت کا اسو اسطی

کہ چار کی فصل میں جواب دینی سی عاری نہون بہت بڑہ گیا اور یہ جینی
 چاہا کہ تہوڑا سا مفید مطلب ان دونوں فنون کا زبان اردو ہی معلوم
 کہ مروج اس زبان مبارک کی فقط ہم لوگ ہیں کسواسطی کہ جو حکام کے
 زبان پر آجائی اسپر احتیاج دلیل کی نہیں چاہئی لکھون اس طرح
 کہ ان دونوں فنون کی حاصل کرنی والوں کو کافی ہو اور کوئی سالہ
 دیکھنی کی احتیاج نہ رہی کیا عجب کہ طالبان فی شعور کو پسند ہو
 اور موزون کرنی والوں کو نافع ہو اور اس سلی سی ہمو یاد کریں
 اور بنا اس سالی کی ایک مقدمہ اور دور کن پر قرار پائی اور نام
 اس کا حکم ^{۱۲۹۹} خستہ رکھا گیا اور تاریخ اسکی اسی سی نکلتی ہے
 پھلارن علم میں عروض کی ہی اور اس میں کسی فصلیں ہیں
 مقدمہ جانا چاہئی کہ کلام برابر ملی ہوئی اور تافیہ دار کو زبان

اصطلاح میں شعر کہتی ہیں کلام کرنی والی کی قصہ سی اسکو صحیح جانتی ہیں
اور اگر قصیدہ کلام کنندہ کی زبان سے کلام نکلا ہو انکل جابی وہ شعر کی کہتی ہیں
نہیں چنانچہ بہت فخری جناب باری کی موزون ہیں مگر مجرباً علمنا
الشعر کی داخل شعر نہیں اور قاعدہ اشعار کی وزنوں کا کسی
حروف مرکب ہیں کہ جنکو اصول الفاعیل کہتی ہیں اور ارکان
بہی کہتی ہیں اور وہ دس لفظ ہیں و اسیں پانچ پانچ حرف کی ہیں
اور اٹھ اسیں سات سات حرف سی مرکب ہیں وہ جو کہ پنج
حرفی ہیں انہیں خماسی کہتی ہیں اور وہ جو کہ ہفت حرفی ہیں انہیں سباعی
کہتی ہیں اب میں پہلی خماسی کو لکھتا ہوں وہ یہ ہیں فاعلن فاعلن
اور یہ ہفت حرفی ہیں جنہیں سباعی کہتی ہیں فاعلن فاعلن
مستعملن فاعلن مستعملن فاعلن فاعلن فاعلن

مفعولات اس مفعولات میں تہ کو پیش ہی بن تہوں کے
 اور اجزا اس افاعیل کی تہن چہرین میں سبب اور و تہ
 اور فاصلہ سبب بنا ہی و و حرف فہنی اگر و و سہ حرف اسکا
 تہر اہو ابی اعراب یعنی بی زیر اور پیش کی ہوا سیب
 خفیف کہتی ہیں اور اگر ہلتا ہو یعنی متحرک ہو اسی سبب ثقیل
 کہتی ہیں آب میں و تہ کو بیان کرتا ہوں کہ و تہ فی ترکیب
 پائی ہی تہن حرف فہنی اگر چہ کا حرف اسکا تہر اہو یعنی ہوا
 اوسی و تہ مفروق کہتی ہیں اور اگر آخر کا حرف ساکن آئی
 اسی و تہ مجموع اور و تہ مفروق و و تہون طرح کہتی ہیں آب میں
 فاصلی کو بیان کرتا ہوں کہ فاصلی فی ترکیب پائی ہی تہن
 حرف ہلتی ہو و فہنی یعنی متحرک ہو ایک کی بعد ایک برابر اور ایک

حرف ٹھہری ہوئی سی یعنی ساکن یہ سب ملا کر چار حرف ہو
 تین ہلتی ہوئی اور ایک آخر کا ساکن یعنی ٹھہرا ہوا اسی فاصلہ
 صغریٰ کہتی ہیں اور اگر چار حرف ہلتی ہوئی یعنی متحرک
 با اعراب یعنی مع زیر اور زبر اور پیش ہون اور ایک آخر کا
 ٹھہرا ہوا یعنی ساکن ہو اسکا نام فاصلہ کبریٰ ہی ملو لفظ
 اب یہاں دو نون فاصلی حقیقت میں اسم با مسمیٰ ہیں اسلی
 کہ چھوٹی فاصلی سی بڑی فاصلی میں حرف بہی نہ یاد وہ ہیں تاہم
 قول مولف کا ابو یعقوب سکا کی اپنی کہی ہوئی کتاب مفتاح العلوم
 میں بیان کرتا ہی کہ ایک گروہ فی اس فن کی فاصلہ صغریٰ کہ
 سب ثقیل اور خفیف سی اور فاصلہ کبریٰ کو سب ثقیل اور
 و تد مجموع سی گناہی اور بذاتہ قرار نہیں دیا اب یہ تو آپ جانکی

اب اصول انما عیل کی باب میں عرض کرتا ہوں ملاحظہ کیجئے
کہ فاعل مرکب ہوا ہی ایک و تد مجموع اور ایک سبب
خفیف سی اور و تد مجموع سبب خفیف کی اوپر واقع ہوا ہی
اور فاعل اولاً اسکا ہی اور متاعلین مرکب ہوا ہی ایک و تد
مجموع اور دو سبب خفیف سی اور و تد مجموع دو نون خفیف
کی اوپر واقع ہوا ہی اور متاعلین اولاً اسکا ہی اور فاعلین مرکب
و تد مجموع سی درمیان دو سبب خفیف کی اور متاعلین مرکب ہی
و تد مجموع اور فاعل صغریٰ سی اور متاعلین اولاً اسکا ہی اور
مس تفع لن مرکب ہی تد مفروق سی درمیان دو سبب
خفیف کی اور فاعل لائق مرکب ہی تد مفروق سی اوپر دو سبب
خفیف کی اور مفعولات الہا اسکا لیکن مس تفع لن مفروقی خصوصیت

بحر خفیف اور محبت سی کہتا ہی اور فاع لاتن مفروق بحر مضارع سی
جیسا کہ عنقریب ذکر کرونگا فصل جانا چاہی کہ وزن بی
شعروں کی از روی حبت وجو اور قاعدی خلیل بن احمد کی
کہ جامع اس فن کا ہی مجموعہ پذیرہ بحر وں کی طرف کرتی ہیں

نام اون بحر وں کی یہ ہیں

ملولفہ

بحر طویل و مدید اور بسیط و سریع

مقتضب اور وافر اور محبت خوش سن چکی

آہوین ہی ہنرج اور مضارع خفیف

بحر ہنرج کامل اور تیرہوین لکھون جز

ہی متغارب مل اور متدارک پہنچ ب

سو لہونکی سو لہ سب و زنی کین آشکار

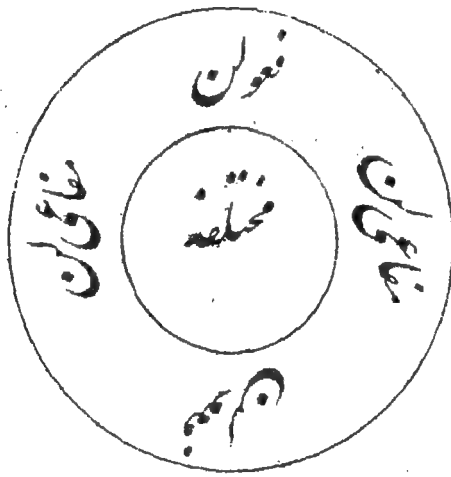
پہلی بحر طویل اور بیت اس بحر میں چار فاعلین
 میں تمام ہو جاتی ہی اور دوسرے بحر مدید اور بیت
 اس بحر میں چار فاعلاتن فاعلن میں تمام ہو جاتی ہی
 تیسرے بحر بسیط اور بیت اس بحر میں چار متفعّلن
 فاعلن میں تمام ہو جاتی ہی چوتھی بحر سرّیج اور بیت
 اس بحر میں دو بار متفعّلن متفعّلن مفعولات میں تمام
 ہو جاتی ہی پانچویں بحر خفیف اور بیت اس بحر میں
 دو بار فاعلاتن مس تفعّلن فاعلاتن میں تمام ہو جاتی ہے
 چھٹی بحر منسرح اور بیت اس بحر میں چار متفعّلن مفعولات
 میں تمام ہو جاتی ہی ساکوتین بحر مضارع اور بیت اس
 بحر میں چار مفاعیلن فاعلاتن میں تمام ہو جاتی ہے

آٹھویں بحر محبت اور بیت اس بحر میں چار مس تفع لفظ عدا
 میں پوری ہو جاتی ہے نوین بحر مقصب اور بیت اس بحر میں
 چار مقولات متعلین میں تمام ہو جاتی ہے دسویں بحر وافر
 اور بیت اس بحر میں آٹھ مفاعیلین میں تمام ہوتی ہے
 یکارہویں بحر کامل اور بیت اس میں آٹھ مفاعیلین میں تمام
 ہوتی ہے بارہویں بحر مزج اور بیت اس میں آٹھ
 مفاعیلین میں تمام ہو جاتی ہے قیدہویں بحر رجز
 اور بیت اس بحر میں آٹھ متعلین میں تمام ہو جاتی ہے
 چودھویں بحر مل اور بیت اس بحر میں آٹھ مفاعیلین میں تمام
 ہو جاتی ہے پندرہویں بحر متقارب اور بیت
 اس بحر میں آٹھ فحولین میں تمام ہو جاتی ہے اور بعد اسکی

ابو الحسن انخش فی بحر متدارک نکالی ہی اور بیت اس بحر
 میں ہی آہٹہ فاعلن میں تمام ہو جاتی ہی اور ہر ایک ان باتوں
 بحر و میں سی ایک ایک کن سی مرکب ہی یعنی ٹکڑ کنی میں چپا
 نہ ہی کہ ہر ایک کن کو ان بحر و کی رکنوں میں سی جزو بیت کا
 گنتی ہیں اور اتمام جزو وں کا آہٹہ جزو ہیں اور ایسی بیت کو مثنی
 کہتی ہیں اور جو چہ ٹکڑی رہی اوسی مسدس کہتی ہیں اور جسکی
 چار ٹکڑی ہوں اوسی مربع کہتی ہیں اور عربی اشعار میں مثلث
 اور ثنی اور موحد یعنی تین ٹکڑی اور دو ٹکڑی اور ایک ٹکڑا
 آیا ہی لیکن فارسی والوں نے سوائی مثنی اور مسدس
 اور مربع یعنی آہٹہ ٹکڑی اور چہ ٹکڑی اور چار ٹکڑی کی استعمال
 نہیں کیا یعنی نہیں کہا اور بیت مثنی اور مسدس اور مربع

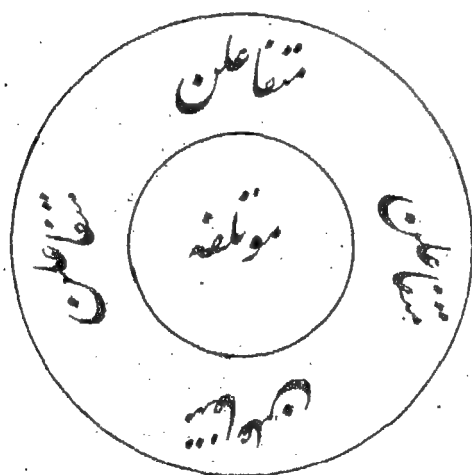
دوحی کی ہوتی ہی دونوں میں سے ایک حصی کو مصرع کہتی
 ہیں اور پہلی مصرع کی پہلی ٹکڑی کو صدر کہتی ہیں اور اوسے مصرع
 کی آخر کی ٹکڑی کو عروض کہتی ہیں اور دوسری مصرع کی اول
 کی ٹکڑی کو ابتدا اور اوسے مصرع کی آخر کی ٹکڑی کو منہبہ کہتی ہیں اور منہبہ
 کہتی ہیں اور دونوں مصرعوں کی بیچ کی ٹکڑی کو حشو کہتی ہیں
 اور حشو آٹھ ٹکڑی والی اور چھ ٹکڑی والی مصرع میں ہوتا ہے
 اور چار ٹکڑی والا شعر حشو نہیں رکھتا اور سب بحر وں میں
 سریع اور خفیف فقط چھ ٹکڑی کی ہی اسی عربی میں مبدس الاصل
 کہتی ہیں یعنی آٹھ ٹکڑوں کی نہیں ہوتی اور وہ چھ ٹکڑی کے اصل
 جسکی آٹھ ٹکڑی کی ہو اوسے بحر کہتی ہیں معنی اسکی یہ کہ کیا گیا ایک
 ٹکڑا اوس میں سے اور جس بحر کی ٹکڑوں میں الٹ پھیر نہیں ہوتا ہے

زحافت سی اسی سالم کہتی ہیں یعنی یہ سلامت ہی اور جس میں
 الٹ پھیر زحافت سی ہو اور سی مزاحف کہتی ہیں اکی موقع پر
 بیان کر دگا فصل پہچان لہجی کہ بحر طویل اور مدید اور وسط
 ایک ہی دائری سی ہیں اور دائرہ ان تینوں بحر و نکایہ ہی



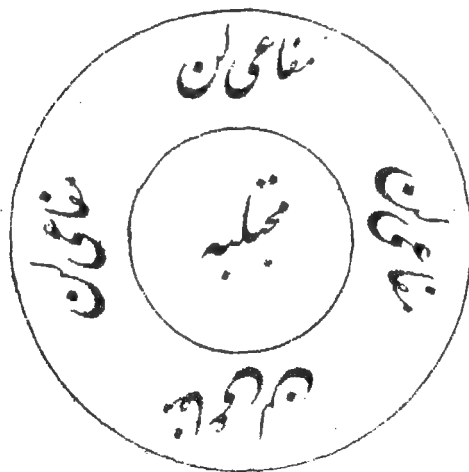
اور معنی ایک دائرہ ہونیکی یہ ہیں کہ مثلاً فعلون مفاعیلن کو چار
 دفعہ دائری خط کی اندر لکھ کر اگر فعلون سی شروع کرو اور پڑھو
 بحر طویل ہو جاتی ہی اور اگر لن سی شروع کرو اور پڑھو لن مفاعی

لن فحو وزن اسکا فاعلاتن فاعلن ہوتا ہی یہ بحر مدید ہو جاتی ہی
 اور اگر عینلن سی شروع کرو عینلن فحولن مفاوزن پر متعفلن
 فاعلن کی بحر بسیط ہو جاتی ہی اور ان تینوں کی دائری کو مختلفہ
 کہتی ہیں اور وجہ نام دہر فی کی یہ ہی کہ رکنونین جو خلاف
 واقع ہو ا ہی کہ بعضی پانچ حروف کی ہیں اور بعضی سات حروف
 ہیں اور بحر کامل اور وافر ایک دائری ہی ہیں ارہ کامل اور وافر کا



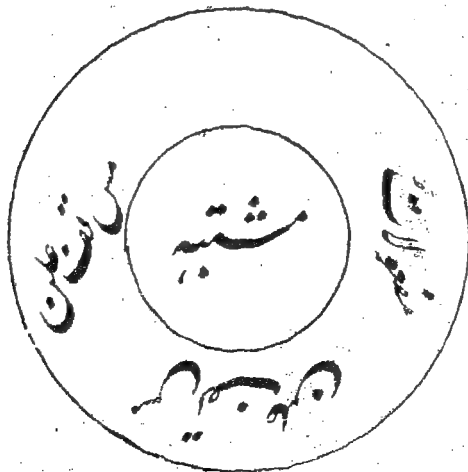
پس اگر متفاعلن کو دائری کی اندر مثلاً آہٹہ بار لکھو اور متفاع

شروع کرو بحر کامل ہو جاتی ہی اور اگر علن ہی شروع کرو
 اور کہو کہ علن متساوی وزن پر منافع علن کی بحسبہ وافر ہو جاتی
 اور ان دونوں بحرون کی اثری کو متلفہ کہتی ہیں اور وجہ
 نام کی یہ ہی کہ رکنون فی آپس میں الفت کی ہی کسواسطی
 کہ دونوں رکن سباعی ہیں اور بحر ہرج اور رجز اور
 رمل ایک دائریسی ہیں دائرہ ہرج اور رجز اور رمل کا یہ ہے



اسواسطی کہ اگر مفاعیلن کو مثلاً آٹھ مرتبہ دائریسین لکھو اور مفاعیل

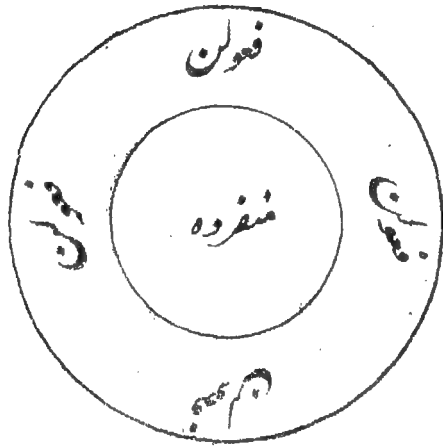
شروع کرو بحر ہنج ہو جاتی ہی اور اگر عین سی شروع کرو
 اور کہو عین معاوژن پرست فعلن کی بحر ہنج ہو جاتی ہی اور
 اگر لن سی شروع کرو اور کہو لن معاعی وژن پر فاعلان
 بحر مل ہو جاتی ہی اور ان تینوں بحر و نکی دائری کو محتلبہ
 کہتی ہیں اور وجہ نام دہرنی کی جلب ارکان یعنی کہینا رکون
 پہلی دائری کی رکنوفسی ہی اور بحر سریع اور منسرح اور
 امضایع اور محبت اور مقتضب ایک دائری سی ہیں



اسو اسطی کہ اصل بحسب سیر مع مس تفع لن مس تفع لن مفعولات
 آی ہی اگر انکو وائر کی اندو لکھو اور دوسری مس تفع لن سی
 شروع کرو اور کہو مس تفع لن مفعولات مس تفع لن بحر
 منسرح چہ ٹکڑ کی ہو جاتی ہی اور اگر تفت علن سی شروع کرو
 اور کہو تفت علن مفعولات مس تفع لن مسوزن پر
 فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن کی بحر خفیف ہو جاتی ہی
 آب یہاں معلوم ہوتا ہی کہ تفع اس بحر کی مستعلن مین تہ
 مفروق ہی کسو اسطی کہ مقابل و تہ مفروق مفعولات کی
 آیا ہی یعنی مقابل لات کی اور اگر علن سی شروع کرو او
 کہو علن مفعولات مس تفع لن بست وزن پر معاین
 فاع لاتن معاین کی بحسب مضارع چہ ٹکڑ کی ہو جاتی ہی

اب یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ فاع فاعلاتن میں اس بحر کی و تہ
 مفروق ہی اس واسطی کہ برابر و تہ مفروق مفعولات کی آیا ہے
 اور اگر مفعولات سی شروع کرو اور کہو مفعولات مس تفع
 مس تفع لن بحر مقتضب مس دس ہو جاتی ہے اور اگر عولات
 سی شروع کرو اور کہو عولات مستفعلن مستفعلن مفت و تہ
 مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن کی بحر مجتث مس دس ہو جاتی
 ہے اور اس بحر میں یہی تفع مس تفع لن کا و تہ مفروق ہی اسی
 قرینی سی جیسا کہ ذکر کیا اس طرح پر یہ چوں بحرین ایک ہی
 دائری سی نکلتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ سب چہ چہ ٹکڑوں کے
 ہوں اور ان چوں بحر و نکی دائر کیو مشتبہ کہتی ہیں اور جو
 نام دہرفی کی مشتبہ ہونا مس تفع لن اور فاعلاتن مفروق

کاماتہ فاعلاتن اور متفعّلن مجموعی کی ہی لیکن بحر تقارب ایکلی
ایک ہی دائری سی نگلشی ہی دائرہ بحر تقارب کا یہ ہی
اور اسکا نام بھی منفرد وہی اسواسطی کہ ایکلی یہ



اور ابوالحسن اخفش فی اسی دائری سی بحر متدارک کو نکالا
اسطرح کہ اگر آٹھہ فعلین کو مثلاً دائری کی اندر لکھو اور فعوی شروع
کر و بحر متقارب ہو جاتی ہی اگر لن سی شروع کرو اور
کہو لن فعو وزن پر فاعلن کی بحر متدارک ہی تمام ہوگی

حقیقت دارو کی ٹولفہ صح بحر جزبہ مدس کی شعر مختلفہ متولفہ مجملہ

مشتبہ منفردہ پانچ ہوی شعر (مختلفہ) بحر طویل اور مدید اور سبطہ

ایک ہی پرکار میں سبغ ب یہ شعر (متولفہ) کامل وافر کا یہی اثرہ

بس گہ حسن کا اک اثرہ ہئی شعر (مجتلبہ) بحر جزبہ اور جز اور رمل

ایک ہی ہی اثرہ اک عمل شعر (مشتبہ) منسج و بحر خفیف اور سر

مقتضب و محبت خوش پانچ ہویں پس قواسی اور مضارع ہی ہی خوش

ایک ہی حلقی میں پہلی کیا ہی لکھ شعر (منفردہ) ہین متقاربہ اک پہلی شعر

دونوں پہاں ایک ہی حلقی میں لکھ شعر فصل کیفیت میں تقطیع کرنی اور تولی

بیت کی اوسکی میزان میں کہ عبارت اصول فاعیل سی ہی پہچان لیجئے

کہ لفظ تقطیع کا لغت میں ٹکڑی ٹکڑی کرنی کی معنی پر ہی اور عروضیوں کی

اصطلاح میں یہ ہی کہ جزو ہر بحر کی بیت کی اوس بحر کی اصول فاعیل

کی ٹکروں کی برابر کرین اسطرح پر کہ حرف حرکت کیا گیا برابر حرف
 متحرک کی اور ٹھہرا ہوا برابر ساکن کی آئی اور اگر دو نون کے
 حرکتوں میں خلاف ہو گا جائز ہی جیسا کہ بات کہنا وزن پر
 فاعلاتن کی آئی اور قطعاً میں حروف ملفوظہ یعنی بولی کی معتبر
 نہ لکھی ہوئی جیسا کہ الف مدودہ پہلی کلمی میں آجائی اوسی و
 حرف کی جگہ گنتی میں جیسی کہ آو و وزن پر فعلن کی عین کو ٹھہرا کی
 اور واؤ و وزن پر فعلان کی اور اسیطرہ جیسی کہی حرکت کو
 حرف کی جگہ حساب کرتی ہیں جیسا کہ دل بیدل او پر وزن
 مناعیلین کی زیر لام کا بجای حرف حساب کرتی ہیں اور تشد
 والی حرف کو بھی دو حرف گنتی میں مثل فرخ یا جیسی گنتا
 ارو و میں وزن پر فعلن کی عین کو ٹھہرا کی اور کہی وصل کی

تقطیع میں گرا دیتی ہیں جیسا کہ بس اب بس وزن پر فعلوں
کی ہی اور اگر الف اس جگہ پر بولا جائی گریگا نہیں اور اس
صورت میں بس اب بس وزن پر فعلوں کی ہوگا اور اس طرح
واو عطف کا جس جگہ بولا جائی گا او سکی پہلی کی حرکت کی
حساب میں گنتی ہیں مثلاً من و تو وزن پر فعلن کی عین کو
زیر و کی آئی گا اور جو بولا جائی گا من و تو وزن پر فعلوں کے
ہوگا اور واو خواب اور خوش اور خور اور خوان اور مثل
اسکی تقطیع میں گرجائیگا اور اسی طرح ہی گریہ اور خندہ اور
آئندہ اور روندہ کی اور مانند اسکی چنانچہ لفظ گریہ کروم وزن
فاعلاتن کی آتا ہی لیکن اگر ہی بولی جائی ساقط نہوگی مثل گریہ
وزن پر مفتعلن کی اور اگر زیر کو ظاہر کریں ہی بجائی و حر فونکی

ٹہرتی ہی مثل گریہ من وزن پر فاعلاتن کی ہوگا اور جہت
 یہ ہی مصرع کی آخر میں پڑی گی تو حساب میں حرف
 ساکن کے ہوگی جیسی اس بیت میں اختر کی فاعلاتن فعلان
 فعلان فعلن بیت مثل آئینہ کہلا رہتا ہی تیسرہ دیدہ
 کیونکہ پنجائین یہ مہر و مہم و اختر دیدہ لفظ دیدہ آخر میں
 دو نوں مصرعوں کی وزن پر فعلن کی عین کو ٹہرا کی واقع ہو
 اور ہی اس جگہ برابر نوں فعلن کی پڑی ہی اور ہی
 لفظ کہ اور چہ کی اور مثل اسکی گرجاتی ہی اور نوں ساکن
 یعنی ٹہرا ہوا کہ بعد حرف مدہ کی آئی اگر مصرع کی درمیان
 میں ہو گرجاتا ہی اب حرف مدہ کی تفصیل سنئی ایک تو
 وہ واو جو پیش والی حرف کی بعد آتی اور آپ ٹہرا ہوا

دوسسے وہ الف کہ زیر والی حرف کی بعد آئی
 اور آپ ٹھہرا ہوا مو تیسسے وہ یا کہ زیر والی حرف کی
 بعد آئی اور آپ ٹھہری ہوئی ہو مثل دون تمہیں وزن پر
 فاعلن کی اور کہاں چلی ہیں رہو وزن پر مفاعلن کے
 لیکن اگر یہ نون مصرع کی آخر میں آئی حساب میں حرف
 ساکن کی گنا جائیگا جیسا کہ اس مصرع آخر میں جان
 جہان رشک دہ مہ رخاں وزن پر مفتعلن مفتعلن فاعلان
 کی آیا اور کہی حرف ساکن یعنی دو ٹھہری ہو ونسی کہ برابر
 واقع ہوں دوسری ساکن یعنی ٹھہری ہوئی گو قیطع من
 حرکت دیتی ہیں مثل کار وارم وزن پر فاعلان کے
 اور اگر بعد حرف مدہ کی دو ساکن آئیں اگر وہ دو نون

ساکن برابر ایک متحرک کی ہون پہلا ساکن متحرک ہو جاتا ہی
 اور دوسرا اگر جاتا ہی مثل زیت بہرہ مو فاعلاتن کی زن
 اور اگر وہ دونوں ساکن متقابل میں دو متحرک کی ہوں تو
 متحرک ہوتی ہیں مثل زیت بہرہ وزن پھوٹلن کی آئی گا
 کہہ چکا میں قاعدی تقطیع کرنی شعر کی فصل بیان
 زحافات کی پہچان لی کہ زحفت لغت میں اصل سی دور
 ہونی کی معنی ہیں چنانچہ سہم زحفت اس تیر گوہتی ہیں کہ
 نشانی سی دور پڑی اور اصطلاح میں کئی ایک تغیر
 یعنی اولٹ پہر میں کہ اصول افعیل میں آتی ہیں اور اس
 اولٹ پہر سی بحر کا رنگ اور ہو جاتا ہی کو یا اپنی اصل سے
 دور ہو جاتی ہی اور بنا اولٹ پلٹ کی اصول افعیل میں

تین طرحی ہی اصل حروف سی کم کر دینا یا بڑھا دینا اوس پر
 یا ساکن کر دینا کسی حرف متحرک کا اور زمام زحافات کی ان اشعا
 سی ظاہر ہو جائیں گے نظم ان حافات عروضی سی جو
 پوچھی شان کہتا ہوں ایک ایک نجمہ سی سن لی محسی ہوشیار
 عصب و اضمار اور وقت و طی و خبن و قبض و کف بعد از
 تشعیت و قصر و حذف و قطع اسی برو بار دوسری ہی
 و قص و عقل و کسف و جبل و شکل و قطف پہراخذ و اہلم
 اہتری سن لی نامدار جہد و اہلم اور منخور اور تسبیح و مذا
 حرم و خرب و اہتم و جب اشتر اقصم ای نگار اب
 ان سب پیریدہ ہونسی پہلی اضمار ہی اور وہ لغت میں چہا
 کی معنی پر ہی اور اصطلاح میں ساکن کر دینا متاعلن کے

تی کا اور قاعدہ عروضیوں کا یہی کہ جسوقت کوئی رکن
 اصول انما عیل ہی سب زحافت کی غیر مانوس ہوتا ہی اسی
 بدل ڈالتی ہیں اوس لفظ کی ساتھ کہ اوسی وزن پر مانوس
 اور مستعمل ہو اسواسطی متفاعلن مضمکر کو بدل ڈالتی ہیں مستفعلن
 سی جیسی کہ اس قدیم مصرع میں مصرع صلوا علیہ وآلہ
 و زن پر مستفعلن متفاعلن کی ہی اور مستفعلن سی اس جگہ پر
 ڈالا ہی متفاعلن مضمکر کو اسواسطی کہ یہ مصرع بحر کامل کا ہی
 مثال ہند ہی اسکی یہی مصرع اسی جان تھی کیا کہون
 دوسری عصب وہ ساکن کرنا یعنی ٹہرا دینا لام متفاعلن کا
 اور یہ رکن جو معصوب ہو انما عیلن سی بدل ڈالا اور اصلاً
 سوا سی بحر کامل کی اور عصب سوا سی بحر وافر کی اور کسی

بحرین نہیں آتا مولفہ میری فطری یہ گذرا کہ احصا میں جمع ہے
 عصب کی اور عصب رگ و پی کی معنی پر ہی اور ٹہرا دینا
 لام مفاعلتن کا گویا ست ہونا ہوا اک فرع اصول انعام کا
 شاید اس جہت سے عصب نام رکھا ہو سب زحافون کے
 معنی لغوی لکھی مگر عصب کی معنی لغوی نہ لکھی معلوم نہیں کہ کیا
 وجہ ہو ہی تمام ہوا قول مولف کا تیسرا وقف اور وہ
 معنی کھڑی ہونی کی ہیں اور اصطلاح میں ساکن کرنا تار
 مفعولات کا اور اس صورت میں مفعولان کی ساتھ بدل
 دیتی ہیں اور جس بحر میں کہ رکن مفعولات نہیں ہی وہ
 موقوف نہیں آتی چوتھا جن اور وہ لغت میں لپیٹا و میں کا
 اور سینا و سکا ہی تا چھوٹا ہو جای اور اصطلاح میں کرنا

حرف ساکن کا ہی سبب خفیف سی کہ اول رکن میں ہوا طرح پر
 کہ اگر فاعل کو مخبون کرینگی فعلن عین کی زیر سی جانی گا اور
 فاعلان فعلان ہو جائی گا اور متفعلن میں جب جن کرینگی
 متفعلن رہ جائی گا اوسی بدل ڈالین کی مفاعلن کی ساتھ
 اور مفعولات میں مفعولات کی پیش سی رہ جائی گا اور اسے
 بدل ڈالین کی مفعولات کی ساتھ اور مس تفع لن
 منفصل یعنی جدا ہی جن کرنی سی حکم متفعلن متصل یعنی ملی گا
 رکھنا ہی اور جو بحران پانچ رکون سی خالی ہی مخبون نہیں ہوتے
 پانچوان ملی اور وہ لغت میں لپٹنی کی معنی پر یہ ہے اور
 اصطلاح میں گرا دینا چوتھی حرف ساکن کا و سبب خفیف ہے
 کہ بن فاصلی کی اول رکن میں ہونے طرح پر کہ رکن متفعلن کو

جب مطوی کر نیکی متعلّق ہو جائی گا پہر اوسی بدل ڈالین
 کی متعلّق کی ساتھ اور مفعولات میں مفعولات رہ جائی گا اوسی
 بہی فاعلات سی بدل ڈالین کی ساتھ ضمہ تی کی اور مس تفع
 لن مفروقی میں طی نہیں آتا چہا قبض اور وہ لغت میں
 لینی کی معنی پر ہی اور اصطلاح میں گرا دنیا پانچوین حرف
 ساکن کا ہی کن مفاعیلین اور فحولن سی پہلی میں مفاعیلین اور
 دوسری میں فحول لام کی پیش سی ہجائی گا ساتھ وان
 کف اور وہ لغت میں بچار کہنی کی معنی پر ہی اور اصطلاح
 میں گرا دنیا ساکن ساتھ وین کا سبب سی حسبوقت مفاعیلین
 میں کف راہ پائی مفاعیل ہوئی گا اور فاعلاتن میں فاعلات
 ساتھ ضمّی لام اور تی کی اور فاعلاتن منفصل ہی اس لحاظ میں

حکم فاعلاتن متصل کار کہتا ہی آہوان تشعیش اور وہفت میں
پریشان کر دینی کی معنی پر ہی اور اصطلاح میں گرا دینا ایک
دو متحر کو نہیں سی و تد مجموع فاعلاتن میں مثل فاعلاتن
یا فالاتن کی کہ بدل جاتا ہی مفعولن کی ساتھ آگاہ ہو کہ تشعیش
میں چار مذہب ہیں اول یہ کہ اس میں قطع کیا ہی یعنی فاعلاتن
کی و تد مجموع میں سی الف کو گرا دیا ہی اور لام کو ساکن کیا
پس فاعلاتن ہو گیا ساتھ تہری ہوئی لام کی دوسرا مذہب
یہ ہی کہ اس میں حرم کیا ہی یعنی و تد مجموع علا میں سی عین کو
گرا دیا ہی فالاتن ہوا تیسرا یہ ہی کہ فاعلاتن میں خن کیا
بعد اسکی مضمہ یعنی عین کو علا کی ساکن کیا تو وزن پر فاعلاتن
ساتھ تہری ہوئی عین کی ہوا چوتھا مذہب یہ ہی کہ و تد

مجموع میں سی لام کو گرا دیا ہی پس زن پر فاعلاتن کی ہو گیا
 اسپر کوئی دلیل نہیں چارون مذہب کسی طرح ہو سکتے ہیں اسو اسطی
 کہ طع او سن تد مجموع میں ہوتا ہی کہ آخر کن میں ہو اسطی طع خرم
 سو اسی کن پہلی منعین کی چار نہین اور اضمار بغیر بحر کامل ہو
 سکنا اور چوتھی مذہب پر کوئی دلیل نہیں ہی کفایت کرنا
 لیکن نزدیک مولف کی ان چارون مذہب میں جو کچھ محقق
 فی لکھا ہی قریب قیاس کی ہی اور وہ یہ ہی کہ پہلی فاعلاتن میں
 جن کر کی عین علا کو تھرا دیا تا فاعلاتن کی وزن پر ہوا اور
 اسکو منجون مسکن کہتی ہیں پس قول محقق کا اور مذہب تیسرا
 ایک ہی نقطہ نام کا فرق ہی اور نزدیک میری اولی یہ ہی
 کہ یہ کہیں کہ وتد مجموع فاعلاتن میں سی ایک حرف کی گرانیکا

نام تشیث ہی حاجت دلیل کی نہیں اس واسطی کہ اور زحافت
کو فسی دلیل کہتی ہیں کہ اسکی واسطی چاہی تو ان قصر کہ لغت
میں چھوٹی کرنی کی معنی پر ہی اور اصطلاح میں ادنیٰ حرف ساکن کا
سبب خفیف میں سی جو کہ آخر رکن میں ہوا اور اسکی پہلی وا
حرف کا ساکن کرنا فاعولن میں جب قصر کر نیکی فاعول بوقف لام
رہ جائی گا اور مفاعیلن میں مفاعیل اور فاعلاتن فاعلات
اور پھر فاعلات کو فاعلان کی ساتھ بدل ڈالشی ہیں دسوا
قطع اور وہ لغت میں کاٹ ڈالنی کی معنی پر ہی اور اصطلاح
میں گرا دنیٰ حرف ساکن کا ہی و تد مجموع سی اور پہلی والی
حرف کو ساکن کر دینا اور تفعیل کو جب مقطوع کر نیکی تفعیل
بسکون لام رہ جائی گا اوسے مفعولن کی ساتھ بدل ڈالین

کی اور متفاعل رہ جائی گا اوسے فعلاتین کی ساتھ
 بدل ڈالین گی اور فاعل فاعل مسکون لام ہو گا فعلن کی ساتھ
 بدل ڈالین گی ساتھ سکون عین کی لیکن قطع فاعلاتین میں
 اس طرح ہی کہ سبب خفیف آخری اوسکی گرا دین اور اوسکی
 و تد مجموع سی حرف ساکن کو گرا دین اور پہلی والی حرف کو
 ساکن کرین اس صورت میں ہی فاعل مسکون لام رہ جائی گا
 اوسے فعلن کی ساتھ بدل ڈالین گی جیسا کہ فاعلن میں کہا گیا
 گیاروان و قص اور وہ لغت میں گردن توڑنی کی معنی
 ہیں اور اصطلاح میں گرا دینا تا ساکن کا ہی متفاعل منضم ہے
 جسکی شرح کی گئی اس صورت میں متفاعل رہ جاتا ہی اور
 و قص سوا سی بحر کامل کی نہیں آتا بارہوان عقل اور وہ لغت

مین باندھنی کی معنی مین اور اصطلاح مین گرا دینا لام ساکن
 کا ہی مفاعلن معصوب سی کہ ذکر او سکا اگی نہو چکا ہی اس صورت
 مین مفاعلن رہجای گا اور اسی مفاعلن سی بدل ڈالین گے
 اور یہ فقط بحر وافر مین آتا ہی تیرموان کسف ساتھ مین
 بی نقطہ کی آزر وی صحت صاحب متفاح کی اور وہ لغت مین
 کاٹ ڈالنا اونٹ کی ایڑیکا ہی اور اصطلاح مین جمع ہونا
 وقت اور کف کا ہی مفعولات مین کہ مفعول لا رہجاتا ہی و
 بدل ڈالتی مین مفعولن کی ساتھ اور شرح وقت اور کف کی
 آگی ہو چکی ہی ملولفہ اس جگہ میزش الدین فقیر خود چو کی مین
 کہ اجتماع وقت اور کف مفعولات مین لکھا ہی ہر چند پہلی خود
 کہہ گئی مین کہ کف سبب خفیف مین آتا ہی اس جگہ سبب خفیف

کہاں ہی کہ جس میں کف آیا بہتر یہ تھا کہ کف کی معنی یہ کہتی
 کہ تا، مفعولات کو گرا دینا ہی بعد وقف کی چودھواں ^{۱۴} جمل
 اور وہ لغت میں ہاتھ پاؤں کا کاٹ ڈالنا ہی اور اصطلاح میں
 جمع ہونا جن اور طی کا متفعّل میں اس صورت میں متعلّق بجاتا
 اور کو بدل ڈالتی ہیں فعلتّن کی ساتھ اور مفعولات میں معلات
 رہ جاتا ہی اوسے فعلات سے بدل ڈالتی ہیں اور طی اور جن کو
 آگی بیان کر چکا ہوں پس درہواں ^{۱۵} شکل اور وہ لغت میں
 شاید ہونی کی معنی پر ہی اور اصطلاح میں یکجا ہونا جن اور
 کف کا ہی متفعّل اور فاعلاتن میں اور جب یہ کر نیکی
 تو پہلی الارکن متفعّل رہ جائی گا مگر اس میں لام کو پیش دینا چاہی
 چونکہ متفعّل زبان پر اونکی کر یہ ہی مفاعل سے بدل ڈالاجاتا ہی

اور دوسری رکن میں فعلات رکبیں گی ساتھ ضمی کے

سولہواں ^{۱۶} حذف اور وہ گرا دینا سبب خفیف کا ہی آخر

رکن سی اس صورت میں فاعلن سی فاعل اور فاعلاتن سی فاعلا

اور مناعیلن سی مناعی بجای گا پہلی کو فعل کی ساتھ بدل ڈالیں

گی ساتھ فتحی عین کی اور سکون لام کی اور دوسری کو فاعلن

اور تیسری کو فاعلن سی بدل ڈالیں گے ملولفہ معنی حذف کے

دور کرنی کی بن فقیرنی سبب اختصار کی بیان نکیا ہو گا

سترہواں ^{۱۷} حذف اور حذف لغت میں معنی پرکاشی اور توڑنے

کی ہیں اور اصطلاح میں گرا دینا و تد مجموع کا ہی آخر رکن

سی پس اس صورت میں متفعّلن میں متفّع اور متفاعلن

میں متّعا اور فاعلن میں فاعل بجای گا پہلی کو فعلن سی عین کے

سکون سی اور دوسری کو فعلن سی دونوں متحرک کی اور
 تیسری کو فتح سی بدل ڈالین کی اٹھارواں اصلم اور صلیم
 معنی اوسکی لغت میں جڑ سی کان کاٹ ڈالنی کی ہیں
 اور اصلاح میں گرا دینا و تدمفروق کا ہی رکن مفعولات سی
 اور اس صورت میں مفعور بجای گا اور اوسے بدل ڈالینگے
 فعلن کی ساتھ صین ٹہرا کی یعنی ساتھ سکون عین اونیوان^{۱۹}
 قطف اور وہ لغت میں خوشہ توڑنی کی معنی پر ہی اور
 اصطلاح میں جمع کرنا عصب اور حذف کا ہی مفاعلین
 میں اور اس صورت میں لام کو ٹہرا کی مفاعل کہیں گے
 اور پر مفاعل کو بدل ڈالینگے فعلن کی ساتھ اور
 یہ فقط بحر وافر کی لئی ہی بیوان^{۲۰} ابر اور ہتر کا ثنی کو کہتی

اور اصطلاح میں جمع ہونا حذف و قطع کا ہی فعلوں میں
اس صورت میں فع رہتا ہی کیسوان ^{۲۱}تسبیغ اور لغت

تمام کرنیکی معنی ہیں اور اصطلاح میں بڑھا دنیا الف کا ہی
آخر رکن سبب خفیف میں اگر متفاعیلین کو مسبیغ کرو تو متفاعیلین

ہو جائی گا اور فاعلاتن فاعلاتان ہو جائی گا اسی بدل
والین کی فاعلیتان سی دو یا وکی ساتھ بابیسوان ^{۲۲}ان ذالہ

اور یہ لغت میں دامن چڑا کرنیکی معنی پر ہی اور اصطلاح

میں بڑھا دنیا الف کا آخر رکن کی و تد مجموع میں جیسا کہ
متفعّلین میں متفعّلان اور متفاعّلین میں متفاعّلان ہوتا ہے

^{۲۳}تیسوان حبس فی نقطی وال کی اور یہ لغت میں گر پڑنا

آگی کی دونوں دانتوں کا ہی اور اصطلاح میں گر پڑنا و نو

سبب خفیف کا ہی رکن مفعولات سی اور ٹہرائی کا ہی
 ساکن کرنا ہی اس صورت میں لات رہ جائیگا تو ٹہرائی
 اوسے فاع کی ساتھ بدل ڈالین گی چوبیسواں ^{۲۴} جب جیم کو
 زبرد کی اور یہ لغت میں خطہ کر نیکو کہتی ہیں اور اصطلاح میں
 گرا دینا دو سبب خفیف کا ہی رکن مناعیلین سی اس صورت میں
 مفارہ جاتا ہی اوسے بدل ڈالتی ہیں فعل کی ساتھ چیسواں ^{۲۵}
 اہتم اوزا اہتم لغت میں جر ٹوٹنا دانٹون کا ہی اور اصطلاح
 میں جمع کرنا حذف اور قصر کارکن مناعیلین میں اس صورت میں
 مفارہ ہتا ہی عین کو ساکن کر کی یعنی ٹہرائی اوسے بدل ڈالین گی
 فعل کی ساتھ چیسواں ^{۲۶} خرم اور لغت میں ناک کاٹ ڈالنے
 معنی ہیں اور اصطلاح میں گرا دینا پہلی متحرک کا ہی و تہ مجموع

سی جواول رکن مین ہواور یہ زحاف ہر جگہ اک لقب
 خاص سی بولا جاتا ہی مثلاً اگر پنج حرفی رکن کو کہ فعل لن
 ہوتا ہی محروم کروا لیم کہیں گے اور اسطرح پر فعل لن
 رہ جائی گا پھر اوسی بدل ڈالین کی فعلن کی ساتھ اور
 شکم ساتھ پیش کی چید کر نیکو کہتی ہین اور منتخب مین شکم فتحی
 ساتھ آیا ہی اور رختہ کرنی کی معنی ہین اور اس رکن مین
 جب حزم و قبض جمع ہو جائیگا تو فعل رہ جائی گا اور
 اوسی فعل کی ساتھ بدل ڈالین گی اور اثر م نام کہیں گے
 اور مفاعیلین کو جب محروم کر نیکی تو اخر م کہیں گی اور اگر
 مفاعیلین مین قبض اور حزم جمع کر نیکی اشتر نام کہتے
 اور اگر کت اور حزم جمع کر نیکی اغرب بولین گی اب غور

ملاحظہ کیجئے کہ پہلی صورت میں تو فاعلین رہ جاتاہی اوسی
 مفعولن کی ساتھ بدل ڈالین گی اور دوسری صورت میں
 فقط فاعلین رہ جائی گا اوسی نہ بدلین گی اور تیسری طرح پر
 فاعیل لام کو پیش دیکی رہ جائی گا اوسی مفعول کی ساتھ
 نقل کریں گی اور مفاعلتین میں جب خرم و عصب جمع کریں گی
 تو اقسام کہیں کی اس طرح پر فاعلتین لام کو ہر اک رہ جائی گا
 اوسی مفعولن کی ساتھ بدل ڈالین گی اور قسم لغت میں
 توڑنیکو کہتی ہیں اور شتر پہلی حرف کو زبر دیکی اور دوسری کو
 ہر اک کی پلک کی پرنیکو کہتی ہیں اس طرح لکھا ہی صراح میں
 اور وجہ تناسب ان لفظوں کی معنی لغوی اور اصطلاحی میں
 ذی فہم پر ظاہر ہی اب ہو چکا بیان اصول فاعیل کی الٹ

پٹ کا تفصیل وار اب آپ سمجھیں کہ الٹ پٹ کو زحافات کہتی ہیں اور
 ہر بحر میں یہی کام آتی ہیں اور ہر بحر کی کئی وزن پر ہوتی ہی سبب
 زحافات کی اور رکرن پسین ملجائی ہیں اب آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ہر بحر کی
 اصل کو ناما نوس کنونسی جو بدل بدل والا ہی اوسی ہو لئی
 نہیں کسو اسطی کہ اکثر جگہہ شبہی آپ کو پڑنگی اور اب میں
 رفع اشتباہ کی واسطی کئی ایک مثالیں ہر بحر سے فی کر
 کرتا ہوں اور آپ اسی حساب پر اپنی شبہی رفع کر لیا کجی
 فصل مثال میں بحر ونگی آگی ہی میں عرض کر چکا ہوں
 کہ بحرین دو طرح پر ہوتی ہیں اور دو ہی طرح پر جاری
 ہیں یا سالم یا مضاحت اور بحر ونگی طریقہ اور زحافات یہ سب
 میں مفصل عرض کر چکا ہوں اب پہر جی چاہتا ہی کہ کئی اک مثالیں

سالم اور مزاحمت ہر بحر کی عرض کروں اور پھر
 موافق قرینی کی رفع شبہ کی واسطی ناپ جو کہہ
 بحسروں کی بیان کروں اس واسطی کہ طالبون پر اس فن
 آسان ہو جان لیجی کہ اس فن کی استادوں نے
 رفع شبہ کی لی اور بحر و نکی ناپ جو کہہ کی لی اک
 قاعدہ کلیہ ہر ایما ہی اور وہ یہی کہ جب ایک وزن
 دو بحر وزن میں یا اس سے زیادہ میں ملتا ہے جس
 بحر میں کہ آسانی سے وہ وزن حاصل ہوتا ہے اسکو
 اسی بحر سے اعتبار کرتی ہیں جیسا کہ اس بیت میں حقیر
 جلا جگر چہی کہ وہ ملا دلا کہی کہی ملا کری کروں گلا
 مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

قطع اسکی مفاصل میں تمام ہوتی ہی اور اگر بدلی ہوئی
 مفاصل کو مستعمل منجھوئی کہیں بحسبہ جز مسدس منجھو
 ہو جائیگی اور اگر مفاصل مقبوض سی کہیں بحسبہ ہرج
 مسدس مقبوض ہوتی ہے اب سمجھ لیجی کہ مفاصل
 مستعمل منجھوئی بدل کر حاصل ہوتا ہی اور مفاصل
 مقبوض سی بن بدلی اس واسطی بحسبہ ہرج سی سہل
 اور قریب ہی اور یہی قاعدہ سب جگہ شہی مٹائیگا
 اب میں طلب سی پہلی عرض کرتا ہوں کہ جو کچھ عرب والوں نے
 بحرین اور زحافات اسکی عربی شعروں میں استعمال
 کئی ہیں عجم والوں نے اکثر اس میں کی پسند کئی اور اکثر
 چوڑی اور حقیر فی ہی رسالہ مختصر زبان مبارک

اُردو میں معنی بیان کیا اس واسطیٰ بندہ فی سبب

شرح عربی و زونکی نہیں کی تا طول کی حبت سی دیکھنی

اور پڑھنی والوں کو ملال نہ ہو بحر طویل مثنیٰ سالم اور کن

اسکی زمین فعلین مفاعیلین چار و فعه بیت اختر

ضمیمہ تم ہمارا اول الم سی ہم کر ڈ بہت غم سہارا پھر ستم سی کرم کر ڈ

فعلین مفاعیلین فعلین مفاعیلین مفاعیلین فعلین مفاعیلین

اور مزاحف یہہ بحہ بہت کم آئی ہی اس واسطیٰ کہ اوزان

مزاحف اور بحر و نکی اوزانسی مل گئی ہیں فقط سالم استعما

مین ہی لہذا مینی ذکر نہیں کیا بحر مدید مثنیٰ سالم اور کن

اسکی چار بار فاعلاتین فاعلاتین مثنیٰ مثنیٰ مثنیٰ مثنیٰ

یہہ ہی مطلع ملو لفظ مین تو تجھی کہہ چکا کیون نہ آیا تو صنم

دل تو سارا جا چکا و اسی صد غم اور ستم تقطیع یہی
می تجھی فاعلاتن کہہ چکا فاعلن کون ایام فاعلاتن
تو صنم فاعلن دل تُو سارا فاعلاتن جا چکا فاعلن و اسی صد
غم فاعلاتن اور ستم فاعلن اگرچہ وزن اسکا بحر مل
مثنیٰ محذوف سی شنبہ ہوتا ہی مگر قاعدی کی موافقت
جس طرحی مین عرض کر گیا ہوں بحر مدید سالم سی کنٹی بحر مدید
مثنیٰ محبوب فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن مطلع مولفہ
مین تو کہتا تھا تجھی سامنی کیون نہ رہا پاس سی دور ہوا
دل مری کیون نہ رہا تقطیع یہی می تکہتا فاعلاتن
تجھی فعلن سامنی کو فاعلاتن نہ رہا فعلن پاس سی دور
فاعلاتن رہوا فعلن دل مری کو فاعلاتن نہ رہا

فعلن تقطیع اسکی چار فاعلاتن فعلن میں تمام ہوتی ہے
 اور یہاں کن فاعلاتن کی سب جگہ سالم اور رکن فاعلن
 کی سب جگہ مخبون آئی ہیں اور یہ جہر ہی بحر رمل مثنیٰ
 مخبون محذوف سی مل جاتی ہے اس طرح پر کہ جب
 فاعلاتن میں جن اور حذف کر نیکی فاعلہ ہجائیگا اوسی
 فعلن کی ساتھ بدل ڈالین گی اور بحر مدید میں فعلن فاعلن
 سی بی بدلی حاصل ہوتا ہے اور فقط ایک حالت رکھتا ہے
 پس لازم ہے کہ اسی بحر سی گنتی بحر مدید مثنیٰ مخبون مذال
 لمولفہ تجھی کہتا ہوں صنم اسی سن جان جہان : تراقد سرو
 ترا مونہہ ستر نہان : اب اسکی تقطیع سن لیمی فعلاتن
 فعلن فعلاتن فعلان و و دفعہ اور یہاں رکن فعلاتن کا

سب جگہ مجنون اور فعلن جھوٹے مجنون اور عروض و ضرب
 میں مجنون نڈال آیا ہی چپا نہ ہی کہ نڈال اور مسخ
 جس جگہ آئی گا اختلاف اسکا وزن بیت کو ضایع نہ کیا
 بحر بیاض مثنیٰ سالم اور رکن اسکی مستفعلن فاعلن چار
 وعدہ ہیں مولفہ دل دل نہ کر کس بلا کا دل تیرا ہو گیا
 کلسی میان دل مرا بی گداز نہ کہو گیا بیان سب کن سالم
 آئی ہیں بحر بیاض مثنیٰ مطوی مولفہ آخر خوش تو
 باتیں ہیں تنک شکر ہیں جو خبر بخبر سیکہ حکمی ہیں ہنس
 تقطیع اسکی مستفعلن فاعلن چار بار اور یہاں رکن مستفعلن
 سب جگہ مطوی اور رکن فاعلن سالم آئی ہیں نہیں ہو سکتا
 کہ وزن کو بحر محبت مطوی مخدوم سی اعتبار کریں

اسو اسطی کہ مس قفع لن کہ خصوصیت بحر محبت سی کہتا ہی
مطوی نہیں آتا بحر بیٹمٹن مجنون مثال اسکی ملولفہ

کہی آکی ہی نکر یہ ناز پری	کرو خج انجی غضب ہی بی اثر
---------------------------	---------------------------

تقطیع اسکی مفاعلن فعلن چار وقعہ اور یہاں سب کن
مجنون آئی ہن بحر بیٹمٹن مسدس مطوی مثال ملولفہ

اب دل خوش کیا ہو کہہ تو بہلا	غیر زمین چرچا کیا عشق گیا
------------------------------	---------------------------

تقطیع اسکی دو بار متعلقن فاعلن متعلقن کہنی مین تمام ہو جا
ہی اور یہاں کن متعلقن سب جگہ مطوی اور رکن فاعلن

سالم آتا ہی بحر وافر مٹن سالم مثال او اسکی یہ ہے

ملولفہ جلا دل خوش کیا رخ کل ملا سر غم دکھا رہ تر ہوا

بجھی کیا ستانہ مچی برای خدا نکر یہ گلا تقطیع اسکی آٹھ

مفاعلتین میں تمام ہو جاتی ہی یہاں سب رکن سالم آئیں
بحر وافر مدس معصوب مقطوف مثال اسکی مولفہ
تہاری ہاتھ سی کہی پیر نہ کہا وں میں اپنی جان کہی لپی دل
جلاؤن قطیع اسکی مفاعیلین مفاعلتین فو لائن دوبارہ ہی
یہاں رکن مفاعیلین کا صدر اور ابتدا میں معصوب اور
حشو میں سالم اور عروض اور ضرب میں مقطوف آیا ہے
بحر وافر مدس معقول مقطوف مثال اسکی یہی مولفہ
کہی تپان کہی دل خوش کہی گل کہا ہی سخن ملی ملی ملی
قطیع اسکی مفاعیلین مفاعلتین فو لائن دوبارہ ہی یہاں
صدر اور ابتدا معقول اور حشو سالم اور عروض اور ضرب
مقطوف آئی ہیں بحر کامل مثنیٰ سالم مثال اسکی یہی مولفہ

دل پر وہ عشق مین رخ غم سی خاک اوڑا چکا

جو دکھنا غم یار مین کسی عشق مین مجھ دکھا چکا

تقطیع اسکی آئینہ متاعلن مین تمام ہوتی ہی بیان سب
رکن سالم مین بحر کامل مین مضمحل اسکی یہ ہی مولفہ

مری جان بکھو کیا ہوا کہ جو مارا پھر تا جا بجا

یہ وفا ہی تجھی شکر گین نہیں غیری یہ التجا

تقطیع اسکی متاعلن متاعلن چار بار مین تمام ہوتی ہے
ایک رکن سالم اور ایک رکن مضمحل علی الترتیب آیا ہی
اور اس بحر مین سالم مضمحل کی مقابل یا عکس اسکی اگر ایک
بیت مین لائین جائز ہی بحر کامل سدس مضمحل مثال
اویس کے مولفہ دل غمزہ جب گل ہوا پھر ہی سمان

بی ہجری اب کیا بیان دل ہی کہاں تقطیع
 اس شعر کی دوبار متغایں متغلیں متغلمان کہنی میں
 تمام ہو جاتی ہے اور یہاں صدر اور ابتدا سالم
 اور عروض و ضرب مضمر ذال اور حشو مضمر آئی ہیں اور
 زحاف اس بحر میں عجیو کی نزدیک اچھی نہیں بحر ہزج
 مثنیٰ سالم اور رکن اس بحر میں آٹھ مرتبہ متغایں کہنی میں
 تمام ہو جاتی ہیں مثال اسکی شعر ترمی الفت میں ہر
 سلطان کو رتبہ ہی گدائی کا سوا تیری کسی زیندہ ہی عوی
 خدائی کا یہاں سب کن سالم آئی ہیں اور اکثر بعضی
 سالم اور بعضی مسجع آئیں تو وزن میں خلل نہیں ہوتا بحر
 ہزج مثنیٰ مقبوض مثال یہی شعر ملو لفہ مجھی کہا مجھی کہا

بھی کہا نہیں سنا نہیں سنا نہیں سنا بھی کہا
 تقطیع مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار اور وزن
 میں سب رکن مقبوض آئی ہیں تجسہ ہرج مثنیٰ اشتر مثال
 یہ ہی شعرا و سکی در پہ سر گہسکر مری زندگانی ہو
 مری ماتی کا گہسا عشق کی نشانی ہو تقطیع اسکی چار مفاعلن
 مفاعلین میں تمام ہو جاتی ہی اور بھی ان ایک کن
 اشتر اور ایک رکن سالم بہ ترتیب آیا ہی تجسہ ہرج
 مثنیٰ اخرب مکفوف مخدوف مثال اسکی لمولفہ
 سن رکھو اسی دل کا لگانا نہیں اچھا دینا یہ برسی ہے
 یہ زانا نہیں اچھا تقطیع ایک مفعول مفاعل مفاعل
 مفعولن دوبار کر کی ہو جاتی ہی اور یہاں صدر اور ابتدا

اُخر ب اور عروض اور ضرب مخدوفت اور حشو
 مکفوفت آیا ہی اور اگر اس وزن میں عروض مخدوفت
 اور ضرب مقصور یا اولٹ کی لائین جائز ہی اور اسطرح
 حشویں اگر مقصور مکفوفت کی برابر لائین یا اولٹ کی
 لائین وہ بھی جائز ہی جیسا مولوی روم کہتا ہی شعر
 نہ ہی باغ نہ ہی باغ کہ شکفت ز بالا نہ ہی صدر نہ ہی بر
 تبارک و تعالیٰ مثال اسکی دوسری مولف کہتا ہی
 شمس کہین ہجر کہین عشق کہین دل اجی ہی کہین ہر کہین
 کہین دل کہی ہی قطع اس کے منافع منافع منافع
 فحولن دوبار یہاں عروض اور ضرب مخدوفت اور باقی
 رکن مقصور آئی ہن مگر ضرب کی پہلی والا رکن مکفوفت

آیا ہی مقصور نہیں آیا جس ہرج مسدس سالم مثال
 مولفہ شعر ہنساتی ہو رولاتی ہو کھڑباتی ہو چھپاتی ہو دکھاتی ہو
 بھاتی ہو تقطیع مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین دوبار کنہی میں
 تمام ہو جاتی ہے یہاں سب رکن سالم آئی ہیں جس
 ہرج مسدس مقصور مثال اسکی مولفہ شعر وہ نازک
 ہی یہاں انداز مجذوب اوٹھا سکتا نہیں وہ ناز مجذوب
 تقطیع مفاعیلین مفاعیلین مفاعیل دوبار میں تمام ہو جاتی ہے
 اور یہاں عروض اور ضرب مقصور اور باقی رکن سالم
 آئی ہیں اور اکٹھے ہونا قصر اور حذف کا عروض اور
 ضرب میں اس وزن کی جائز ہی جس ہرج مسدس
 اعراب مقبوض مثال مولفہ شعر کیا چٹ گئی صبح کی

یہی شکل اب پہلی شبِ حبس کی جو کالک اب
 تقطیع مفعول مفاعِلن مفاعِلین و و بارِ مین تمام ہو جاتی ہے
 یہاں صدر اور ابتدا اُخرب اور عروض اور ضربِ سالم
 اور حشو مقبوض آیا ہی جان لیجی کہ جس بحرِ مین کہ زحاف
 کسی طرح کا ہوتا ہی اوسکو اوسنی حاف کی نام سی پڑی
 ہین اگرچہ بعض رکن اوسکی سالم ہی آئینِ حبس ہزج
 سدس اُخرب مقبوض مقصور مثال شعرِ میرِ شمس الدین
 اسی شان تو ہر زمانِ دگرگون کہہ لیلیٰ بودہ گاہِ محزون
 تقطیع اسیکے یہ لکھی ہی مفعول مفاعِلن مفاعِلین اس جگہ
 صدر اور ابتدا اُخرب اور عروض اور ضربِ مقصور
 اور حشو مقبوض آیا ہی تعجب ہی کہ تقطیع مصرعِ ثانی کی

ہنج اخرم اشتر مقصور سی ہی یعنی ابتدا اخرم اور خسو
 اشتر اور ضرب مقصور اور آپ کہا ہی کہ تقطیع بین
 صدر اور ابتدا اخرب ہی پس اعتراض ظاہر ہی بحر ہنج
 سدس اخرب مقبوض محذوف مثال او سکی شیر الدین
 فی یون لکھی ہی شعر افاق ظہور حسن و عشق است
 شیرینی و شور حسن و عشق است تقطیع مفعول ^{علن} منفا
 مفعول و دوبار اس جگہ عروض و ضرب محذوف
 اور باقی شل بیت سابق کی ہی اعتراض یہ ہی کہ غائب
 ہی کہ کاتب فی سہواً عروض و ضرب مقصور کو محذوف
 لکھا ہو دلیل اسکی او پر تقطیع اس شعر کی ہی افاق مفعول
 ظہور حسن منفا ^{علن} عشق است منفا عیل متاثل پر ظاہر ہے

کہ مفاعیلین میں سبب خفیف گرا کی مفاعی رہتا ہی اسکو
 بدل ڈالتی ہیں فعلین سی مثال بحسب ہرج مسدس
 اخرب مقبوض محذوف کی ہی شعرا آگاہ نہ تپ درون
 شترچہ زنی رک جنون رایہ تقطیع یہ ہی آگاہ مفعول
 نئی تپی مفاعیلین در و را فعلین فافہم بحسب ہرج مسدس
 احرم اشتر مقصور مثال او کی یہ لکھی ہی شعرا
 شیرین کاری کند چو بنیاد صد مزدور آور و چو نہ ہاد
 تقطیع یہ لکھی ہی مفعولن فاعلین مفاعیلین دو بار اس جگہ
 صدر اور ابتدا احرم اور عروض اور ضرب مقصور اور
 حشو اشتر آیا ہی کمال تعجب ہی کہ مثال میں اشتر کی
 تقطیع بیت کی مفعولن فاعلین مفاعیلین دو بار لکھی ہی

باوجود کہ تقطیع مصرع ثانی کی وزن پر اعراب مقبوض کی
 ہوتی ہی یعنی مفعول مفاعیلین مفاعیل طرفہ اس سی یہی
 کہ متن میں لکھتی ہیں کہ اس حکم صدر اور ابتدا اعرام اور
 عروض اور ضرب مقصور اور حشو اشترایا ہی فافہم بحر ہرج
 سدس اعرام اشتر محذوف مثال مولفہ بیت
 مجنون گل کر دیو فائی یلی نمود و لہ بائی
 تقطیع اسکی مفعولن فاعلن مفعولن دوبار ہی یہاں عروض
 اور ضرب محذوف اور باقی رکن مثل بیت سابق کے
 ہیں اور جمع ہونا بعضی ان چار وزنوں کا بعضی بیت میں
 مغل وزن نہیں ہوتا اور ایسی جمع ہونی کو شعر میں سکتہ
 شعر کہتی ہیں بحسب رجز مثنیٰ سالم مثال مولفہ پیون

ابھی اس آگ کو پیمانہ اس جالاؤ تو بیہوش مجھو دیکھو لو
 آتشکدہ میں آؤ تو ایکے تقطیع آہستہ مستفعلن میں تمام
 ہو جاتی ہی اور اس عجب میں اگر نڈال عروص میں باؤٹگی
 لائیں محل وزن ہو گا جسہ رجز مثنیٰ مطوی مثال لمولفہ شعر
 اب دل کل یہ پیر سر دل یہ سر دل کل یہ سر کل دل
 سر سر سر کل کل کل دل دل دل یہ ہی پئی کل یہ اسکی
 تقطیع آہستہ مستفعلن میں ہو جاتی ہی اور یہاں سب رکن
 مطوی آئی ہیں اور اس وزن میں بھی جمع ہونا نڈال کا
 جائز ہی جیسا سالم میں کہا گیا جسہ رجز مثنیٰ مطوی مخبون
 مثال لمولفہ گل کو سفید کرتی ہیں سرور وان سبزہ رنگ
 دہو کی ٹٹی رکھتی ہیں دام کشان سبزہ رنگ اور ^{تقطیع}

اسکی چار مفعولن مفاعلن مین تمام ہو جاتی ہی بیان ایک
رکن مطوی اور ایک رکن مخبون ترتیب سی آیا ہی اور
اگر ضمن کو طی پر مستدم کرین یہ وزن ہو جاتا ہی شعر
ملولفہ یہ سبزہ رو سرو زان یہ لالہ رد جان جہان
یہ زرد رو عاشق جان یہ دل مرا شان نھان
تقطیع اسکی پہلی والی طرح کو اولٹ کی ہی بحر جبر
مسدس سالم مثال مونہ سی تیری ماہ فلک ہو خجل
اگی تیری سرو سہی ہو پاگل تقطیع اسکی چہ مفعولن مین
تمام ہوتی ہی اور بیان سب رکن سالم آئی ہن بحر جبر
مسدس مطوی مثال ملولفہ شعر کاٹ لیا ہنی سر شمع جہان
اسلئی تہا کجو میان لطف نہان تقطیع اسکی چہ رکن مفعولن

مین ہو جاتی اور یہاں سب رکن مطوی آئی مین بحر مل
 مٹن سالم مثال مولفہ شعر جان میری اب کہاں ہے
 ایضہم یہ دل کہاں ہی مجکو بتلا دی ذرا تو دل ضعیف و ناکجاوان ہے
 قسطیع اسکی آئہ فاعلاتن مین تمام ہو جاتی ہی اور یہاں
 رکن سالم آئی مین اور جمع ہونا سالم اور سبع کا اس بحر مین
 محل وزن نہیں ہوتا بحر مل مٹن مجنون مثال مولفہ شعر
 کبھی کہتا نہیں تھیں ل غنوار شکر سر درستان سی ذرا
 تول تو جانان دل خضر قسطیع اسکی آئہ فاعلاتن مین تمام
 ہو جاتی ہی اور صدر اور ابتدا اگر سالم بجای مجنون یا ^{بالعکس}
 آئی درست ہی چہا نہی کہ یہ وزن ملتا ہی بحر کامل
 مقطوع سی اسواسطی کہ قطع جب متاعلن مین کرین گی

لام کو ٹہرا کی متفاعل رہ جائیگا اوسی بدل ڈالین گی فعلاتن کے
 ساتھ اب یہاں ملاحظہ کیجئے کہ فعلاتن فاعلاتن سی بن بدلے
 حاصل ہوتا ہی اسواسطی اسی بحسب رمل سی اعتبار کرنگی
 اور بعضی عجم کی فصیحون فی مل مخبون کو سولہ رکن پر قرار دیا
 مثال اسکی مولف یون لایا ہی شعر میری جان
 روح روان رشک سہی مین تری قربان ترا عار من
 پری ز او پری چہرہ سمنبر یا خط رخسار ترا مایہ جان دل
 عاشق تو ہی ہی سرور وان ہی تیری صدقی مری دلبر
 تقطیع اسکی سولہ فعلاتن مین تمام ہو جاتی ہی اور آئین
 صدر فاعلاتن آیا ہی بحسب رمل مثنیٰ مقصور مثال مولفہ شعر
 چشم مست ناز کر صورت بطمی کی خراب یا میکد یکی سابقا

ہو جائیگی مٹی خراب یا تقطیع اسکی فاعلاتن فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلان دوبار کہنی میں تمام ہو جاتی ہی اور یہاں
 عروض اور ضرب مقصور اور باقی رکن سالم آئی ہیں
 اور جمع ہونا حذف اور قصر کا عروض اور ضرب میں
 اس وزن کی جائز ہی اور مثال محذوف کی یہ ہی
 لمولفہ شعر آئینی میں ہی اگر افسو نظر آیا مجھی یا صاف
 رو کر دیا جب تو نظر آیا مجھی یا تقطیع اسکی فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلان دوبار میں تمام ہو جاتی ہی
 اور یہاں عروض اور ضرب محذوف اور باقی رکن
 سالم آئی ہیں جسے رمل مثنیٰ مشکوٰۃ مثال لمولفہ
 مریدان جب سی آیا مجھی کہتی نہ آیا مجھی رنج ہی کہا یا مری کہہ میں

تقطیع اسکے چار فعلات فاعلاتن مین تمام ہو جاتی ہے
اور یہاں ایک کن مشکول اور ایک کن سالم ہی خبر مل
مثنیٰ مجنون مقصور مثال مولفہ شعر زلف کی یاد مین یا
ہوین خیال عذاب یا کیا شب خبر مین ہی جان ہے
گہریاں عذاب یا تقطیع اسکی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلان دو بار ہی اور یہاں صدر اور ابتدا سالم اور
عروض موافق قول میر شمس الدین فقیر کی مقطوع مسجع
اور ضرب موافق اوہنین کی قول کی مجنون مقصور اور
حشو مجنون آیا ہی اور اس وزن مین اگر عروض مقطوع
اور ضرب مجنون لائین اس طرح پر ہوتا ہی مولفہ مثال شعر
ای سلیمان چنانغ سی ہی کام فقط یا وہ نیکن ہون

کہ کہدی جسہ پترانام فقط! اس بیت میں عروض
 اور ضرب مجنون مخدوم اور باقی رکن موافق پہلی
 بیت کی ہیں جسہ رمل مہش مجنون مقطوع مثال ایسے
 شعر لولفہ تیغ ابرو کوئی پہر چہ پہر سی دانستہ یا تیر
 مژگان مری سینہ پہ لگی دانستہ یا تقطیع اسکی
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن عین کو ساکن کر کے
 یعنی ہرا کی دو مرتبہ میں ہو جاتی ہی یہاں عروض اور
 ضرب مقطوع اور باقی مثل شعر سابق کی ہی اور جمع
 ہونا ان میں وزنوں کا آپس میں جائز ہی چہاں نہ ہے
 کہ سدس اس بحر کا بھی انہیں وزن پڑتا ہی اور جو کہ
 مہش میں شرح کی ہی وہاں بھی معنیہ اعتبار کیا جاتی

اور ذکر سندس کا اس مقام پر سوای تکرار کی اور کچھ
 فائدہ نہیں بخشتا سو اسطی اتنی ہی پر اکتفا کیا جس طرح
 سمجھ لیجی کہ وزن سالم اس بحر میں فارسی کی اشعار
 بالکل نہیں آیا مگر مزاحمت کہ دو تین وزن اس کے
 استعمال کی گئی ہیں بحر سریع مطوی موقوف مثلاً
 اسکی مولفہ مینی کہاتجہسی کہ ایجان جان :
 پاس مری آپی رب جهان یقطیع اسکی دو مفعولین
 مفعولین فاعلان میں ہو جاتی ہی بیان عروض و ضرب
 مطوی موقوف اور باقی رکن مطوی ہیں اور اگر رکن
 مستفعلن کو اس وزن میں مقطوع مقابل مطوی کی لائیں
 یا اولٹ کر جائز ہی صریح شیخ نظامی کہتیا ہی یہ مست

کلید و گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم تقطیع پہلی
 مصرع کی مستقل مفتعلن فاعلات ہوتی ہی اور تقطیع دوسری
 مصرع کی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہوتی ہی اس بیت میں
 عروض و ضرب مطوی موقوف اور رکن مستفعلن
 مصرع اول میں مطوی اور مصرع ثانی میں مقطوع آیا ہی
 بحر سرب مطوی مقطوع منخور مثال او کے مولفہ شعر
 او کو بلا لوبا ہر سی یا جان چلی ہی اندر سی تقطیع آسکے
 مستقل مفتعلن رفع و دفعہ میں تمام ہوتی ہی اور یہاں
 صدر اور ابتدا مطوی اور عروض و ضرب منخور اور
 حشو مقطوع آیا ہی اور اس میں زن میں جمع ہونا قطع او
 کت کا بیت کی حشو میں جائز ہی اور اسی طرح جمع ہونا

مجدوع کا منہ کی ساتھ عروص اور ضرب میں روا ہے
 بحر سریع مطوی مکشوف مولفہ گہری کہاں جائے
 ہو ایجان دل یا دی چکی ہم نکلو ایمان دل یا وزن
 مستقل مستقل فاعلین دفعہ میں تمام ہو جاتی ہی یہاں عرو
 ص اور ضرب مطوی مکشوف اور باقی رکن مطوی آئی ہیں
 اور جمع ہونا ان تین وزنوں کا بیت میں وزن کو نہیں کرتا ہے
 بحر سریع مکشوف مجنون مثال اسکی مولفہ اب تسی
 ہم آذر وہ ہیں سنو تو یا اب تسی ہم افسر وہ ہیں سنو تو
 وزن مستقل مستقل فاعلین دو دفعہ میں تمام ہو جاتی ہے
 یہاں عروص اور ضرب مکشوف مجنون آئی ہیں اور با
 رکن سالم اور عرصہ اس بحر کا فارسی کی شعرون میں

اس سے زیادہ نہیں ہی اور اس بحر کو سوای سدس کی
 استعمال نہیں کیا جس طرح سالم اور رکن اس بحر کی
 متفعّلن مفعولات چار دفعہ میں ہوتی ہیں اور فارسی میں
 اس بحر کو سالم نہیں استعمال کیا جس طرح مثنیٰ
 مطوی موقوف مثال اسکی مؤلف سی یون بھی شعر
 کیون نہ تو روی بدرای مری جان رشک مہر کیون
 نہ بڑھی تیری قدرای مری جان رشک مہر بیہان
 رکن متفعّلن سب جامطوی اور رکن مفعولات سب جا
 مطوی موقوف آئی ہیں اور اس وزن میں اگر رکن
 مفعولات بیت میں ایک جگہ مطوی موقوف اور دوسرے
 مطوی مکشوف لائین جائز ہی اور اسی طرح رکن متفعّلن

را ایک جگہ مطوی اور دوسری جگہ مقطوع لائین تو جائز ہی
 جسے منسرح مثنیٰ مطوی مجدد و مثال اسکی یہی مولفہ
 شعرا ہی سرگل با کمال ہی رخ گل ایک : کیونکہ غم
 ہی نہ بال ہی رخ گل ایک : وزن پر مفتعلن فاعلات
 مفتعلن فاع کی و مرتبہ ہوتا ہی اور رکن مفتعلن اس جگہ سب جا
 مطوی آیا ہی اور رکن مفعولات حشو میں مطوی اور عروض ضرب
 میں مجدد و آیا ہی حشو رکن مفعولات میں جمع ساتھ
 جن کی جمع ہونے بسکون میں رہتا ہی اور اسکو منحہ کہتی ہیں
 اور اجتماع منحہ کا ساتھ جمع کی عروض و ضرب میں
 جائز ہی مولفہ معلوم ہوتا ہی کہ لفظ جن کی جگہ سہو کاتب
 ہوا ہی شاید لفظ کشف ہوا اس واسطی کہ جمع و سبب

مفعولات کا اول کی ساقط کرتا ہی او سوقت میں لات
 و تہ مفروق باقی رہتا ہی اور جن غیر سبب خفیف نہیں آتا
 پس کیونکر رفع رہیگا سوقت جمع ساتھ کشت کی جمع کرین التہ لایا
 رہیگا او سکون سی بدل ڈالین کی فافہم بحر منسرح
 مدس مطوی مثال او سکی لولفہ شعرا ب مر اول
 بالکمال کیون نہ ہی بحر میں ہی لال لال کیون نہ
 وزن اسکا دو مرتبہ متغزلن فاعلات متغزلن میں تمام ہوتا
 اور یہاں سب کن مطوی ہیں بحر منسرح مدس
 مطوی مقطع مثال اسکی لولفہ شعرا تجسی کہون ایک بات کیونکر ہو
 بات تری ہی نبات کیونکر ہو وزن اسکا دو بار متغزلن
 فاعلات مفعولن میں تمام ہوتا ہی اور یہاں کن متغزلن صدر

اور است این مطوی آیا ہی اور عروص و ضرب مقلوع
اور رکن مفعولات حشوین مطوی آیا ہی اور جمع ہونا
دو وزن کا ایک بیت میں جائز ہی کب مضارع مثنیٰ سالم
اور یہ بحر چار بار مفاعیلن فاعلاتن میں تمام ہوتی ہی مثلاً
اوسکی ملولہ شعر مرایہ دل تجھ پر سی کہی بولی ای مریمان یا
سن ای جانی دفتر غم کہی کہولی ای مریمان یا یہاں سب
رکن سالم آئی ہیں جانا چاہی کہ عرب اور عجم کی شاعروں
نزدیک جن اور شکل اس بحر میں نہیں آتا اس واسطی کہ
فاعلاتن یہاں مرکب ہی و تدفع وقت سی مقدم او پر
دو سبب خفیف کی اور جن تدفع وقت میں نہیں آتا بخلاف
فاعلاتن کی کہ بحر رمل سی تعلق رکھتا ہی اور یہ مرکب ہی

و تد مجموع سی ذرمیان و سبب خفیف کی اور اسی
 فرق سی فاعلاتن متصل کو فاع لاتن مفصل سی جدا پہچان
 سکتی ہیں تجرید مضارع مثنیٰ اُخر ب مثال ملول فہ مطلع
 دل چلا ہی اپنا اشکو کی پہتری مین پکشتی بھی ہی کسکی
 سند سکندری مین اسکی تقطیع چار مفعول فاعلاتن مین
 تمام ہو جاتی ہی اور یہاں رکن مفعول سب جگہ اُخر ب
 اور رکن فاع لاتن سالم آیا ہی اور اس وزن مین رکن
 فاع لاتن کو بیت کی حشو مین اگر ایک جگہ سالم اور ایک
 جگہ مکفوف لائین اور رکن مفاعیلین کو حشو مین ایک جا اُخر ب
 اور ایک جگہ مکفوف لائین جائز ہی جیسا حکیم خاقانی کہتا ہے
 کردی سخت پامانہ دی چنانکہ دانی نہ ماند بدانکہ بر سر آن عہد



خود نمائی؛ اس بیت میں مصرع اول موافق بیت سابق
 کی ہی اور مصرع دوم اوپر وزن مفعول فاعلات منفعل
 فاع لاتن کی آیا ہی بیت جانی کہ یافت از غم زلفین جو رہا ہے
 از کار باز ماند همچون بت از خدائی؛ مصرع پہلا بیت کا
 اوپر وزن مصرع ثانی بیت سابق کی ہی اور مصرع دوسرا
 اوپر وزن پہلی مصرع بیت سابق کی ہی اور ان دونوں
 بیٹوں میں عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا موافق
 آئی ہیں اگر اختلاف ہی تو حشو میں ہی اور وہ بیان
 کیا گیا مضارع مثنیٰ آخر ب مکفوف مقصور مثال لمولفہ
 کلچین سی بڑہ گیا ہی جو گلزار کا دماغ؛ کیونکر کہتی ہیں
 نہ ہر خار کا دماغ؛ یا تقطیع اسکی مفعول فاع لات منفعل

فاع لات دوبار ہی اور یہاں صدر اور ابتدا خرب
 اور غرض اور ضرب مقصور اور حشو مکفوف آیا ہی
 مضارع ثمن مکفوف مقصور مثال اسکی مولف کہتا ہی
 بیت ہوا میں بہت حزن یا ہوا میں بہت غم یا
 تجھی کچھ خبر نہیں یا تجھی کچھ اثر نہیں یا تقطیع اسکی مفاعیل
 فاع لان مفاعیل فاع لان دوبار اور یہاں رکن
 مفاعیل سب جا مکفوف اور رکن فاع لاتن سب جا
 مقصور آئی ہیں مضارع مسدس اخرب مکفوف مثال
 مولفہ اسی نکتہ چین یہ بات کہوں تجھی یا کم ہو گئی یہ بات
 کہوں تجھی یا وزن پر مفعول فاعلات مفاعیل کے
 دو دفع میں تمام ہوتی ہی یہ بحر اور یہاں صدر و ابتدا

اُتر ب اور حشو کفوف اور عروض و ضرب سالم آئی
 مین اور عجم کی فصیحون اس بحر کو سدس اکثر استعمال کیا
 بحر محبت اور رکن اس بحر کی مس تفع لن فاعلاتن
 چار بار مین تمام ہو جاتی مین اور یہ بحر مطوی نہیں ہوتے
 اس واسطی کہ مس تفع لن یہاں مرکب و تدفق و تسی
 درمیان دو سبب کی ہی اور طی و تدفق و تسی نہیں
 ہو سکتا اب ملی ہو می مستعلن کا فرق بیان گہل گیا بحر محبت
 مثنیٰ لم بیت کیونکہ کہین ل ہمارا ایجان من کب سی آیا آواؤ
 جان بلبل انی گل چمن کب سی آیا اسکی تقطیع چار مس تفع لن
 فاعلاتن مین تمام ہو جاتی ہی اور یہاں سب رکن سالم
 آئی مین بحر محبت مثنیٰ مجنون مثال او کے ملول فہ

الہی عشق ترا میری لسنی رہو گا یا گناہ گار ہوں پر اب کبھی
 مقصور نہ ہو گا: وزن پر مفاعیلن فعلا تن کی چار بار میں تمام
 ہو جاتی ہی اور یہاں سب رکن مجنون آئی ہیں بحر محبت
 مجنون مقصور مثال او سکی لمولفہ نہ بعد مرگ جنون کو ہوا
 کفن یہی نصیب یا نہ ہو گا اس تن عریا کو پیرہن یہی نصیب
 وزن پر مفاعیلن فعلا تن مفاعیلن فعلا تن کی دو بار میں
 تمام ہو جاتی ہی یہاں کن مفعول سب جا مجنون اور کن
 فاعلا تن حشو میں مجنون اور عروض ضرب مجنون مقصور
 آئی ہیں اگر عروض ضرب کو اس وزن میں مجنون مخدو
 لائین فعلین عین کو زبرد کی ہو جاتا ہی اور اگر مقطوع لائین
 فعلین عین کو ٹہرا کی ہو جاتا ہی اور جمع ہونا دو نون کا مقصور

کی ساتھ نخل وزن نہیں ہوتا اور فارسی میں اس بحر میں
 اس سے زیادہ کشادگی نہیں بحر خفیف اور یہ سوای
 سدس کی فارسی میں نہیں آئی اور سالم رکن اسکی یہ میں
 فاعلاتن مس قفع لن فاعلاتن لیکن یہ بحر سالم فارسی میں
 نہیں آئی اور مطوی ہی نہیں آئی اوسی جہت سے جو بحر
 مجتہد میں بیان کر گیا ہوں بحر خفیف سدس منجوں
 مثال اوسکی ملوثفہ عاشق دل کہی تو دل بھی دکھلا
 بحر کر یہ لبونکا تل بھی دکھلا پوزن پر فاعلاتن منفاعلن
 فعاتن کی تمام ہوتی ہی بیان صدر اور ابتدا سالم اور
 باقی رکن منجوں آئی ہیں بحر خفیف سدس منجوں
 مشعش مقصور مثال اسکی ملوثفہ تو مکان تک بلائی کاش

اسی یار پہ لا مکان تک رہی تلاش اسی یار پہ وزن پہ
 فاعلان مفاعیلن فعلان کی بیان صدر و ابتدا سالم حشو
 مجنون اور عروض و ضرب مشعش مقصور آئی ہیں اور اگر
 اس وزن میں حذف قصر کی ساتھ عروض و ضرب
 میں جمع کرین جائز ہی اور قطع کا بھی یہی حکم ہی مثال اسکی
 لمؤلفہ وہ مکان تک بلائی کاش ہیں پہ لا مکان تک کی ہی
 تلاش ایدل پہ وزن پہلی مصرع کا فاعلان مفاعیلن فعلان
 اور دوسری مصرع کا فاعلان مفاعیلن فعلان پر ہی عین کو
 ٹہرا کی اور اس بیت میں صدر مجنون اور ابتدا سالم اور
 عروض مجنون مخدوم اور ضرب مقطوع اور حشو و تون عروض
 مجنون آیا ہی بحسب مقتضی اور رکن سالم اس بحر کی

مفعولات متفعّلن چار دفعہ میں ہو جاتی ہیں مثمن میں لیکن
 فارسی شعرو میں سالم یہ بحر نہیں آتی بحر مقتضب
 مثمن مطوی مثال شعر سر و گلزار ہی تو فصل نو بہار ہی تو
 جان میرا یار ہی تو عز و افتخار ہی تو یا یہاں سب کن مطوی
 آئی ہیں مقتضب مطوی مقطوع، وقت کو غنیمت گن و سقد
 کہ جانی تو یا حال اپنا کرتا ہوں وہ بتر کہ جانی تو یا چار فاعلات
 مفعولن میں تمام ہو جاتی ہی اور یہاں کن مفعولات سب جا
 مطوی آئی ہیں اور رکن متفعّلن سب جا مقطوع چہاں زہی
 کہ اگر اس وزن کو اسطرح تقطیع کریں فاعلن مفاعیلن چار دفعہ
 اسطرح پر ہزج اشتر ہو جاتی ہی سو بحر لیخی اور یہ بحر فارسی
 میں اس سے زیادہ وسعت نہیں رکھتی بحر متعارف

مثنیٰ سالم اور اسکی رکن آٹھ فعلن میں تمام ہو جاتی
 ہیں مثال او سکی مولف سی یون ہی شعر اگر آئگی
 بلبل ادائیں تہا ری یا پسین کی نگل پر جفا میں تہا ری
 تقطیع اسکی آٹھ فعلن میں تمام ہو جاتی ہی یہاں سب رکن
 سالم آئی ہیں بحر متقارب مثنیٰ منظور مثال او سکی مولف
 سی یون ہی شعر مری ل میں روشن ہوا آفتاب یا
 بیان کیا کروں میں تری آب و تاب یا وزن پر فعلوں
 فعلن فعلن فعل کی بیان عروض اور ضرب مقصور اور تبا
 رکن سالم آئی ہیں اور اس وزن میں اگر عروض محذوف
 اور ضرب مقصور لائیں یا بالعکس جائز ہی بحر متقارب انکم
 مثال او سکی مولف سی یون ہی شعر بلبل چن میں آہو ختن میں

طوطی سخن میں عاشق وطن میں یا تقطیع اسکی وزن پر
 فعلن فعولن کی چار مرتبہ اور یہاں ایک رکن اٹلم اور ایک
 رکن سالم ترتیب سی آیا ہی اور جائز ہی کہ اس وزن میں سالم
 رکن کو بسنخ کی برابر لائین مثال متولف کہتا ہی شعر
 تم ہو مرجان تم ہو مری ماہ یا تم ہو مری ماہ تم ہو مری شاہ
 جسطرح خواجہ حافظ کہتا ہی شعر گر تیغ بارد در کوی آن
 گردن نہادیم الحکم سدّ وزن مصرع اول کا فعلن فعولن
 فعلن فعولان وزن مصرع دوسرے کا فعلن فعولان فعلن لا
 متولف کہتا ہی کہ اگر ہم نہادیم کا الحکم کی لام میں ملاقی
 ملحکم سدّ کر کی تقطیع کرتی تسبیخ کی حاجت درمیان کی
 رکن میں نہ پڑتی اور اس بیت میں بعضی رکن اٹلم اور بعضی

مسجع آئی ہیں جب مقتارب مثنیٰ مقبوض اٹلم مثال مؤلفہ
 شعر کہی تو ایدل ذرا تو ہل ہل، مثال بلبل بلاؤن تھمکو
 تقطیع اسکی چار بار فاعول فعلن مین تمام ہو جاتی ہے
 اور یہاں ایک مقبوض اور ایک رکن اٹلم ترتیب سی آیا ہے
 اور عجم کی شاعروں نے اس وزن کو سولہ رکنوں پر قرار
 دیا ہے مؤلف سی یہ بیت اسطرح سی ہی بیت بیان ہو گیا
 وسعت جہان کا زمین پہ ہی فرش آسمان کا، سنا جو ہی حال
 اس جہان کا وہ ایک نمونہ ہی لامکان کا، وزن پر فاعول
 فعلن کی آٹھ دفعہ ہی جب مقتارب مسدس سالم مثال
 مؤلف سی یہ ہی بیت تجھی کیا کہون مین سمبر، تجھی کیا کہون
 اسی ستمگر، وزن چہ فعلن کی اور یہاں سب رکن سالم آئی ہیں

بحر متدارک مثنیٰ سالم رکن اسکی آٹھ فاعلن مثنیٰ
 مثال مولف کہتا ہی شعرا سی صنم بی الم غم تھی پہر ہوا
 اسی پر سی بی سبب دل تھی پہر دیا یہاں سب رکن سالم مثنیٰ
 بحر متدارک مثنیٰ مجنون مثال مولف کہتا ہی بیت

مرئی ل سی کہی ہی یہ غم نکلیا	مری جان سی اسکا الم نکلیا
------------------------------	---------------------------

اسکی تقطیع آٹھ فعلن مثنیٰ تمام ہو جاتی ہی اور یہاں سب رکن
 مجنون آئی مثنیٰ بحر متدارک مثنیٰ مجنون مقطوع مثال مولف کہتا
 بیت اب میان جگر دل کہاں رہا اب مرا قمر پر چھیاں رہا
 تقطیع اسکی فاعلن فعل فاعلن فعل دو بار یہاں ایک رکن
 سالم اور ایک رکن مجنون مقطوع ترتیب سی آئی مثنیٰ اور بعض
 اس وزن کو دونا کر دیا ہی مثال مولف سی بیت آسمان

غم سر پہ لی لیا، تجھے پتا ملا جان سی گیا، صرصر الم دل چل گئی
 دل ہی جا چکا جان سی گیا، محبت سے ارک مٹن مقطوع مثال
 اویس کے مولف سی یون ہی بیت کیونکر بچھو پاؤن جانی
 کیونکر تیرا لاؤن ثانی، وزن پر آہٹہ فعلن کی عین کوٹھرا کی ہی
 یہاں سب رکن مقطوع آئی ہیں اور اس وزن کو صوت الناقو
 کہتی ہیں اور اسکی نام دہرینکی وجہ جاہر بن انصار سی یون نقل
 کی ہی وہ کہتا ہی کہ شام کی راہ میں حضرت امیر المومنین علی
 ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساتھ میں جاتا تھا
 آپ ایک دیر تک پہنچی اور ایک ترسائی اوس دیر میں
 ناقوس بجارہا تھا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ سمجھی کہ یہ ناقوس
 کیا کہتا ہی عرض کی کہ ہم نہیں جانتی فرمایا کہ یہ کہتا ہی بیت

رکھتی ہی چوبیس وزن اسکی واسطی مقرر کئی ہیں یہ سب
 وزن نو طرحی زحافات سی حاصل ہوتی ہیں خرم حزب
 بعض کتہم جب شتر بتر ذلل اور جب رکن ^{اعین} مفا
 کو خرم کرین مفعولن ہو جاتا ہی اور جب اخر ب کرین
 مفعول بضم لام ہوتا ہی اور جب مقبوض کرین مفاعلن
 ہوتا ہی اور اگر مکفوف کرین مفاعیل بضم لام ہوتا ہی
 اور جب اہم کرین فحول بوف لام ہوتا ہی اور جب
 محبوب کرین فعل بسکون لام ہوتا ہی اور جب اشتر
 کرین فاعلن ہوتا ہی اور جب جب کو خرم سی جمع کرین
 فع ہوتا ہی اور اسکو اتر کہتی ہیں اور جب ہتم کو خرم
 ملاوین فاع ہوتا ہی اور اسکو ذلل کہتی ہیں کہ فصل زحافات

میں تفصیل سی ذکر کیا گیا اور اس چوبیس وزنوں سے
 بارہ وزن ہیں کہ صدر اور ابتدا و سکا اخرم آتا ہی اور
 بارہ وزن ہیں کہ صدر اور ابتدا و سین اخر ب آتا ہی

اب تالین اوزان احرم کے ہیں

<p>مفعولن فاعلن مفاعیلن فع</p> <p>اخرم اشتر سالم اہتر</p>	<p>مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع</p> <p>اخرم اشتر سالم اہتر</p>
<p>مفعولن فاعلن مفاعیلن فعل</p> <p>اخرم اشتر مکفوف محبوب</p>	<p>مفعولن فاعلن مفاعیلن فعل</p> <p>اخرم اشتر مکفوف محبوب</p>
<p>مفعولن مفعولن مفاعیلن فع</p> <p>اخرم اخر ب مکفوف اہتر</p>	<p>مفعولن مفعولن مفاعیلن فاع</p> <p>اخرم اخر ب مکفوف اہتر</p>
<p>مفعولن مفعولن مفاعیلن فعل</p> <p>اخرم اخر ب مکفوف محبوب</p>	<p>مفعولن مفعولن مفاعیلن فعل</p> <p>اخرم اخر ب مکفوف محبوب</p>
<p>مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن فع</p> <p>اخرم اخرم اخرم اہتر</p>	<p>مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن فاع</p> <p>اخرم اخرم اخرم اہتر</p>
<p>مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن فعل</p> <p>اخرم اخرم اخر ب اہتر</p>	<p>مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن فعل</p> <p>اخرم اخرم اخر ب محبوب</p>

اوزان شجر اخر ب

مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
 اُخر مفعول مکفوف مکفوف اہم
 مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
 اُخر مفعول مکفوف سالم اہم
 مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
 اُخر مفعول مقبوض سالم اہم
 مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
 اُخر مفعول مقبوض مکفوف اہم
 مفعول مفاعیل مفعول فعل
 اُخر سالم اُخر اہم
 مفعول مفاعیل مفعول فعل
 اُخر سالم اُخر اہم

مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
 اُخر مفعول مکفوف مکفوف مجب
 مفعول مفاعیل مفاعیل فاع
 اُخر مفعول مکفوف سالم اُخر اہم
 مفعول مفاعیل مفاعیل فاع
 اُخر مفعول مقبوض سالم اُخر اہم
 مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
 اُخر مفعول مکفوف مکفوف مجب
 مفعول مفاعیل مفعول مفعول
 اُخر سالم اُخر اہم
 مفعول مفاعیل مفعول فاع
 اُخر سالم اُخر اہم

تمام ہوا رسالہ عرض کا اب چاہی کہ سیکھنی والی
 اسکو اچھی طرح سیکھیں کن دوسرا قاعدہ وین قافیوں کی
 اس کن میں ہی ایک مقدمہ اور کئی فصلیں ہیں جن کو کتابوں
 کہ الفاظ مختلفہ میں حرف معین کی تکرار کو قافیہ کہتی ہیں
 مصرعوں کی اخیر میں اور بیتوں کی آخر میں اور قافیہ کی حرف نو

مشہور میں جیسا کہ اس قطعہ میں مولفہ قافیہ ہی اصل میں بحر
آہستہ اسکی طبع : چار آگی چار چپی مرکز انکا دائرہ : یہ
تاسیس و خلیل اور روت و قید اور پھر روی : بعد از ان
وصل و خروج اور ہی مزید و نامرہ : ابو یقوب سکا کی نے
منہاج میں مختلف قول تعریف میں قافی کی بیان کئی ہیں
انہیں سی خلیل بن احمد کا قول یہ ہی کہ قافیہ کی حد آخر بیت کا
حرف ہی اس ساکن تک کہ قبل اس حرف لخم کی ہو اور
متحرک کہ اس ساکن کی قبل ہو وہ ہی داخل قافی کی حرف
میں ہی اور ابو الحسن اخفش یہ کہتا ہی کہ کلمہ آخر بیت کا
تمام و کمال داخل ہی قافی میں اور بعضوں نے حرف رو کو
تہا قافی میں گنا ہی اور موافق تعریف خلیل کی حرف تاسیس

اور ذیل اور روت اور قید داخل قافیہ ہیں لیکن موافقت
 بعضی قول کی کہ وہ روی کو تہا قافیہ گنتی ہیں اطلاق اسم
 قافیہ کا ان حرفون پر صحیح نہ ہو گا اور خلیل کی قول کو قوت
 اس واسطی سکا کی فی مفتاح میں اسکی قول کو رجمان و یا ہی قافیہ
 لغت میں بھی جانی والی کو کہتی ہیں اور وجہ نام رکھنی کی
 ظاہری فصل قافیہ کی شرح میں جان لی کہ روی
 وہ حرف ہی کہ قافیہ کی تحقیق اوس سے بند ہی ہوئی ہی
 اور کسی طرح پر قافیہ کو اوس سے چارہ نہیں ہی اور تائیس
 عبارت الف ساکن سے ہی کہ قبل روی کی آئی اور اک
 متحرک درمیان میں اوسکی اور روی کی واقع ہوا اوس متحرک کو
 ذیل کہتی ہیں وہ لوگ کہ رعایت تکرار تائیس کو قافیہ میں

مانند روی واجب جانتی ہیں اور رعایت تکرار ذیل کو جواب

ہیں جانتی وہ ذیل کا نام حائل رکھتی ہیں اس واسطی کہ حائل

ہی در میان دو حرفوں کی کہ تکرار اون دونوں حرفوں کی جواب ہے

یعنی حرف روی اور حرف تائیس میان ذیل و تائیس

مثل لفظ یا ورو و اور و مائل و سائل و تھائل و تجاہل اور

تائیس قافیہ میں نہیں مگر جب وقت اپنی پر لازم کر لین لازم

ہو جائیگا اور اسکو لزوم مالا یزیم کہتی ہیں اس واسطی یا ورو کو

گوہر کی ساتھ اور مائل کو دلی ساتھ اور تجاہل کو گل کی ساتھ

قافیہ کر سکتی ہیں اور وہ قافیہ کہ ملا ہوا ساتھ حرف تائیس

کی ہوا و سکو موسہ کہتی ہیں اب سی کو زیر و ی کی ردف کو

بیان کرتا ہوں ردف عبارت ہی الف ساکن سی کہ پہلی

والا حرف اسکا زیر رکھتا ہو اور وہ واو کہ پہلی والا حرف
 اسکا پیش رکھتا ہو اور وہ یار کہ پہلی والا حرف اسکا زیر
 رکھتا ہو اور بنیاصلہ روی کی آئی مثل جان و جهان و چون
 و چون و شیر و شمشیر اور لفظ یافت اور تافت اور نخت
 اور گرخت اور دوست اور پوست مین و قول مین بعضوں
 حرف بعد ر و ف کو داخل و ف کیا ہی اور اس و ف کا
 زاید نام رکھا ہی اور خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ فی اس حرف
 داخل و کی کیا ہی اور روی مضاعف نام رکھا ہی اب یہ جانا چا
 کہ واو اور بی ر و ف کی معروف اور مجهول آتی ہیں
 معروف وہ ہی کہ اپنی آگے واو اور بی اشباع کی رکھتا ہو
 مثل و و اور نمو و اور دید اور کلیم کی اور مجهول وہ ہی کہ اشباع

نہ کہتا ہوش و دوسروں و سپید و امید کی اور جمع کرنا ان
و دونوں قسموں کا قافیٰ میں جائز ہی اور وہ قافیہ کہ حرف ہوتے
ملا ہوا ہوری کو ہر کی اور وال کو زبردی کر اوسی مودت
کہیں کے اور دت کا اختلاف قافیٰ میں کیطرح جائز نہیں
مگر عربی شعر و سخن جیسا کہ بعد اسکی ذکر کیا جائیگا اب میں حرف
قید کا بیان کرتا ہوں اور وہ حرف ہی ساکن غیر دت
کہ قبل روی سی فیاضی کی آئی مثل ابر اور صبر اور سخت
اور سخت اور درد اور مرد اور بزم اور رزم اور محضر
اور چہر اور دست اور دست اور کشت اور پشت کی
اور مثل اسکی اور اختلاف حرف قافیٰ میں ضرورت
کی جہت سی جائز ہی جیسا کہ صاحب گلشن از کہتا ہی

بیت ہمہ دانشد انیکس در ہمہ عمر نہ نکر دیج قصد گفتن شعر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اور بہتر یہی کہ اس حال میں رعایت حرف قریب المخرج

کی کرین جیسا شیخ سعدی کہتا ہی بیت ^{چہ مصرعہ} _{فعل}

شام چہ تر و چہ بحر نہ ہمہ روز ستائند و شیراز شہر
فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

اور وہ حرف کہ بعد روی کی آئی بین او نہیں سی

حرف وصل ہی اور یہ وہ حرف ہی کہ بعد روی کے

بیفاصلہ آتا ہی جیسی وہاں اور باخم کا سیم اور زالہ و ہالہ

ہی اب یہ جانا چاہئی کہ وصل کا حرف کلمی سی علیحدہ نہیں ہوتا

اور اگر علیحدہ ہو جائی تو رویت کی قسم سی ہو جائی گا

اور حرف وصل کا گمان او سپر نکر نیکی اور دوسرا

حرف خروج ہی اور یہ وہ حرف ہی کہ بیفاصلہ

وصل کی بعد آتا ہی جیسی دیدیم اور شیندیم کا ہم میرا
 مزید اور یہ وہ حرف ہی کہ بعد خروج کی آئی جیسی دیدیم
 اور شیندیم کا شین چوتھا نائرہ معنی اسکی یہ ہیں آتش
 اور شعلہ اور دشمنی اور گریزندہ اور رمنده اسی رعایت
 اور مناسبت سی حرف آخر قافی کا نام رکھا ہی کہ
 حروف قافی کی کناری پر واقع ہوا ہی گویا درمیان
 حروف سی پہاگاہی اور کنارہ کیا ہی اور یہ وہ حرف
 کہ بعد مزید کی آتا ہی جیسی بر دستش و پیر دستش کا شین
 اور جو بعد نائری کی آئی وہ ہی داخل نائرہ ہی اور خواجہ
 نصیر الدین طوسی رحمۃ اللہ علیہ فی معیار الاشعار میں کہا ہی کہ جو
 بعد حرف وصل کی آئی حکم رویت کا رکھتا ہی متقل ہویا

غیر مستقل لیکن بہت سی فصیح اس پر متفق ہیں کہ جو بعد رو کے
 آئی جب تک کہ کلمہ مستقل نہ ہو داخل و بیف نہیں اور ان
 چاروں کا اختلاف قافیہ میں جائز نہیں فصل بیان میں
 حروف قافیہ کی حرکتوں کی جائزہ ماقبل
 الف تائیس کو رس کہتی ہیں اور معنی رس کی لغت میں
 ابتدا ہر چیز کی ہی اور حرف و خیال کی حرکت کو اشباع
 کہتی ہیں اور وہ کہی نہ ہوتا ہی جیسی حرکت واو کی یاد را و جا
 میں اور کہی نہ ہوتا ہی جیسی حرکت بی کی نائل اور سائل میں او کہی
 پیش ہوتا ہی جیسی حرکت ہا ہی ہوز کی تجاہل اور کمال میں
 اور اختلاف اشباع کا قافیہ میں کہ روی ساکن آئی
 جائز نہیں اور چنان روی متحرک ہو جائز ہی جیسا شیخ سعدی

فی کہا بدست ای بادشاہ وقت چو وقت فرا رسد

تو نیز با گدای محلت برابری نہ مردی کمان ہر کہ بسرخا

بافس گر برآی دانم کہ شاطر حق اور دوت اور قید کی

اکی والی حرکت کو خدو کہتی ہیں اور وہ زبر ہوتی ہے

کبھی زیر کہی پیش اور حنی خدو کی برابر کرنا و چیزوں کا ہی

اور برابر ہونا کسی چیز کی ساتھ اور بیٹھنا اور زبان کاٹنا

اور تیزی سگری یا اور کسی چیز کی اور ہاتھ کاٹنا و فتن

مثال اسکی سطح پر ہی جیسی کار اور بار اور شیر اور شمشیر

اور خون اور جھون اور قید بن مثال یہ ہی جیسی درد اور درد

اور مہر اور چہر اور پشت اور کشت اور اختلاف اور خدو کا

کرد و ف کی ساتھ ہو سیطرح جائز نہیں ہی اور خدو اگر

حروف قید کی ساتھ ہو تو جائز ہی جیسا کمال اسمعیل کہتی ہیں
 بیت گر سوز و دم یک نفس آہستہ شود و از دو دور و
 را نفس بستہ شود و دیدہ از آن آب میگر و انهم
 تا ہرچہ نہ نقش اوست زان شستہ شود و اور حکم اختلاف
 خود کا بطریق معروف اور مجهول بحث رفت میں گذرا
 اور حرکت ماقبل روی کو توجیہ کہتی ہیں اور مولوی حامی
 رسالہ قافیہ میں لایا ہی کہ توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن کو
 کہتی ہیں اور اختلاف اسکا جائز نہیں لیکن اگر روی سب
 حرف وصل کی متحرک ہو اختلاف توجیہ کا جائز ہی مثل
 لفظ مشتر اور عنصری اور سامری کے اور حرکت روی کو
 مجری کہتی ہیں اور معنی مجری کی یہ ہیں بالضم روان کرنا اور روان

کیا گیا اور بالفتح جگہ روان ہونی کی اور نام حرکت دئی گئی
 منتخب اور کشف اللغات اور شمس العلوم سی اور رسم خط
 میں آخر اس لفظ کی الف مقصورہ بصورت پاسبی اور
 متاخرین ہند کی اصطلاح میں ملاقات امرا اور سلام اور
 تسلیما کی معنی ہیں یہ غیاث اللغت میں لکھا ہی اور لفظ محراب
 بمعنی محسوب بھی ہے جیسا صائب کہتا ہے بیت درمن
 خاطر نشان بایار بی پروا نشد خدمت چشم ترم در راہ
 او محراب نشد اور اختلاف حرکت ما قبل روی کا
 او سوقت ہی کہ حرف وصل کی ساتھ ملی جیسی زیر لفظ
 مستی اور ہستی میں اور زبر لفظ ولم اور نزل میں اور
 حرکت وصل جب خروج سی ملتی ہی نفاذ کہتی ہیں اور نفاذ

لغت میں آخر ہونی کی معنی پر ہی اور حرکت خروج اور حرکت
 مزید کو ہی نفاذ کہتی ہیں اور نائرہ سحر کہ نہیں آتا فصل
 بیامین روی کی تعریف کی اور القاب قافیہ کی
 سمجھ لیجی کہ روی جب ساکن آنکی اسی مقید کہیں کی جیسی نون چن کا
 اور سخن کا اور اگر بسبب حرف وصل کی متحرک ہو جائی
 اسی روی مطلق کہیں کی جیسی نون جنیم کا اور سنخم کا اور دونوں
 طرح سے اگر ساتھ کسی حرف کی حروف قافیہ سے جمع نہواؤ
 مجرد کہتی ہیں اور اگر ایک حرف کی ساتھ ان حروف میں سے
 جمع ہو اس حرف کی ساتھ اس کو نسبت دیتی ہیں مثال
 اس کی چن اور سخن ہی اس قافیہ کو روی مقید اور مجرد
 کہتی ہیں اور یا اور اور اور کی قافیہ میں مقید حرف تائیس کے

ساتھ کہین گی اور جان اور جهان میں مقدر و مفرد کی
 ساتھ کہین گی اور تہا است اور ساخت میں مقدر و
 مرکب کی ساتھ بولا جائیگا اور جبر اور صبر کی قافیہ میں مقدر
 قید کی ساتھ اطلاق کیا جائیگا اور روی مطلق ہی جس حرف کی
 ساتھ متصل ہو نسبت اسکی اس حرف کی ساتھ کی جائیگے
 اور اسی قیاس پر کہ روی مقدر میں کہا گیا روی صفت کی
 ساتھ کہ لباس کی گئی ہوگی قافیہ کو ہی اسی صفت کی سا
 ملقب کرنیکی چنانچہ سکا کی فی مصلح میں تصریح اسکی سی طرح
 کی ہی حاصل اسکا یہ ہی تحقیق کہ قافیہ سبب شمول حرف روی کے
 منقسم ہوتا ہی بہ اعتبار حرف روی کی اور بہ اعتبار ماقبل اپنی کے
 اور مابعد اپنی کی پس قسمین اسکی بہ اعتبار ماقبل کی تین ہیں

مردفہ اور موسمہ اور مجرودہ اور تقسیم او سکی باعتبار ما بعد

روی کی بشرط اطلاق دو بین یا موصولہ ہوگا ساتھ غیر زوج کی

یا ساتھ خروج کی تمام ہوتی عبارت مصباح کی اور بیان ہے

ظاہر ہوتا ہے کہ روی اصل تافہی ہی فصل بیانین فانیو کو

عیبون کی اور وہ کئی طرح پر بین پہلی طرح یہی کہ روی مفید کو

ایک جگہ متحرک لائین اور ایک جگہ ساکن جیسی حافظ کشتاہی

بیت صلاح کار کا و من خرا کیے : بہ بین تفاوت ازجا

اس عیب کو غلو کہتی ہیں اور اگر حرف وصل کو ایک جا ساکن

اور ایک جا متحرک لائین تو او سکو تعدی کہتی ہیں سا کی فی کہا

کہ اگر یہ طرح موجب خلل بیت کی وزن کا ہو عیب ہی وزن آئے

معیوب نہیں دو سری طرح اختلاف حرف وصل کا ہو

اور اسی اقوالہتی بین یرسی اور معنی اتوالی یہ بین خالی ہونا مکانا
 اور محتاج اور فقیر کرنا اور مختلف کرنا قافیونکا حرکتون سی
 اور نقصان کسی حرف کا عروض شعری اور کسی جگہ اوڑنا
 اور وہ ور جانا اور پی رزق ہونا اور خالی ہونا پیٹ کا کہانی
 اور بہت مال ہونا کذلک فی المنتخب یہ طرح مخصوص عرب کی ہی
 فارسی میں نہیں آئی اس طرح اختلاف توجیہ ہی مثل گل
 اور دل اور اگر وہی مطلق آئی اختلاف توجیہ عیب نہیں
 شعر سعدی یاد در ایام او بردلی بنکوم کہ غاری کی برگ گل
 چنانچہ سکا کی فی کہا ہی بعض اصحاب اس فن کی قائل سبب کثر
 وارد ہونی اس اختلاف کی اختلاف توجیہ کو عیب میں نہیں گنتی
 بین مگر بہتر یہ ہی کہ اسکو معیوب جانیں طرح چوتھی اختلاف

ر د ف ک ا ہ ی ج ہیا کہ د ا و ا و ر و و د ی د ک ا قافیہ کرین اور یہ

اشعار فارسی میں مطلق جائز نہیں مگر عربی اشعار میں جمع ہونا مان

و و نون قافیہ نکا جائز لکھا ہے اور صاحب تنقیح یون کہتا ہے کہ وہ

ر و ف کہ الف کی ساتھ ہو یا ہم جمع نہیں ہوتا دوسری دقت

ساتھ یعنی وا و اور یا کی ساتھ اسو اسطی کہ ر و ف وا و اور یا کا با ہم

عربی میں جمع ہونا عیب نہیں رکھتا اور اسطیط حسی و و ر و ف

کہ ساتھ وا و اور یا مدتین کی ہی جمع نہیں ہو سکتا ساتھ وا و

اور یا غیر مدتین کی پانچویں طرح اختلاف حرف رویا کی اور

وہ دو قسم پر ہی پہلی یہ کہ حروف مختلفہ قریب المخرج ہوں مثل صبا

اور سیاہ اور غیاث اور واس کی یا ایک عربی اور ایک عجمی ہو

مثل لب اور چپ اور شک اور سگ کی دوسری یہ کہ بعید المخرج

ہون مثل کرب اور کنج اور پھیلی والی سی ہی زیادہ تر معیوب
 سی اور شمس قیس کہ استاد اس فن کا ہی اس طرح کہتا ہی کہ جو شعر کہ
 ایسی عیب رکھتا ہو اسی شعر نہیں کہتی اور اس عیب کا نام الکاف
 الکاف بفتح اول زلفا ہمسرہ ہم صنو کی معنوں پر ہی اس واسطی کہ جمع کفو کی
 سی اور اگر زیر و بحر تو قافی کی عیب نہیں سی ایک عیب کا نام ہی
 بشرطیکہ حرف روی یا قید مختلف ہو اس صورت میں کہ قریب
 مخرج ہوں مانند صباح اور سیاہ اور بحر اور شہر کی منتخب سی ہیں
 لکھا گیا ہی نوع چھٹی ایطای اور وہ مکرر ہونا قافی کا ہی ایک
 معنی پر اگر ہر جگہ دوسری معنی پر لائین حکم میں ایطای نہیں بلکہ داخل
 صنعتوں میں ہی چنانچہ ملاہلی شیرازی کہتا ہی شعریک بوسہ
 ہر گز لب شیرین بری نداو گوی نہال عاشقی مابری نداو

اور ایطاکی دو قسمیں ہیں خفی اور جلی خفی وہ ہے کہ مکر ہو نا اوسکا
 ظاہر نہ ہو مثل آب و گلاب اور دانا اور بینا کی بعضی فصاحتی مکر
 ہونا فانی کا امر و نہی میں مانند بیا اور بیا کی قسم ایطای خفی میں
 سی گناہی بخلاف نفی اور اثبات کی مثل کروا و نکروا کی اسو اسطی
 کہ اگر سیم اور یا کو کلمہ میا اور بیا میں کسی جدا کرین متقل نہیں ہوتا
 اور لفظ کروا و نکروا اسکی خلاف ہی یعنی یہاں متقل رہتا ہی اور
 لفظ مرا اور ترا اور چہ اور کر اہی اسی قبل سی ہی اسو اسطی کہ لفظ را
 ان سب لفظوں میں ایک معنی پر آتا ہیں اور یہ قسم ایطای جلی میں
 ہی پس ایطای جلی وہ ہے کہ تکرار اوسمیں ظاہر مثل لفظ حاجت
 اور در و مند اور شکر اور فونکر اور یار ان اور دوستان اوسمیں
 اور زرین اور گلہا اور باغہا اور مانند انکی اور یہ قسم عیوب فاشہ میں

سی ہی اور جمع کرنا ایسی قافیہ کا ایک بیت میں کسی طرح جائز نہیں
 سی چنانچہ سکاکی فی منفتح میں بیان کیا ہے کہ عیب ابطا کا اوست
 سی کہ مسافت او سکی قریب ہو اگر قصیدہ بڑا کوئی موزون کری
 اور مسافت اون قافیوں کی وورد و پرپی تو وہ معیوب نہیں ہے
 اور ابطای علی کو شعری عجم شایگان بھی کہتی ہیں اور معنی اسکی
 لغت فارسی میں کام کرنا بی مزدوری ہی اور ساتوین قسم
 عیوب قافیہ میں سی تضمین ہی اور وہ اصطلاح میں اس فنکی
 وہ ہے کہ قافیہ موقوف ہو بیت مابعد پر اور سکاکی فی اس قسم
 کو عیوب میں سی گناہی مثال اسکی رباعی سی امیر خسرو دہلوی
 کی ظاہر ہوتی ہے رباعی و حسن کسی بتو نماذالا خورشید کہ
 ہر صبح برون آید تا خدمت کند و پائی تو بوسد تا نائی تو بسو

آن کہ تا بوسہ پا نوع آئین رہی کہ قافیہ تغیر با پی سبب یادتی
کی یا نقصانکی یا بسبب اختلاف اون چہ فونکی کہ تکرار اونکی قافیہ میں
واجب ہی لیکن اگر اوس تغیر کی طرف شاعر نے اشارہ کر دیا ہو تو
نہیں ہٹا ہی چنانچہ آفری کہتا ہی شعر کنار شام کہ گذر ^{و قد} شمس
ز بام چرخ بقیاد خسرو خاور اس قصیدہ میں بعد کی مثنوی قافیہ کہ
تغیر دی کہ اشارہ اسطرح کیا ہی شعر بنا ہی قافیہ را یک الف زیادہ کنم
بشرط آنکہ نیکیر نہ خروہ اہل ہنر نہ سوال کر دم از ان نور ویدہ ابرا
کہ اسی بذات تو آوردہ کائنات قرار نہ حاصل اسکایہ ہی شاعر
جس عیب کی طرف اشارہ کری وہ عیب عیب نہیں ہٹا نوع نوین
تکرار قافیہ معمول کی ہی اور قافیہ معمول اوسکو کہتی ہیں کہ شاعر تصرف
نہایتہ کر کی اوس قافیہ کو ہم پہونچائی اور یہ تصرف دو قسم ہی

پہلی قسم یہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کی ساتھ ترکیب دینی مفید ہو

مثلاً میر تقی میر کے یہ بیت آتش زدہ ام

یہ روانہ نہ دان شمع جہان فروزا بر روانہ

یہی کہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کی آدھا دسین

آدھا دسین سی ردیف چنانچہ ان دو بیتوں میں

میر تقی میر کے یہ شعر ہر قدر اوغتاب و نازار د

دل بچارہ ام نیاز اردو ہے کہ ان د لہر با بر غم رقیب ہے

بعد ازین خاطر ی نیاز اردو ہے اور ان دونوں قسموں کو

محسبات میں سی فانی کی شمار کیا ہی لیکن اگر مکرر انہیں قافیہ کو

بی فاصلہ لائیں تو داخل عیب میں ہوتا ہے فصل بیان میں

کی ہے ردیف اور حاجب لغت میں عربی کی اون دو آدھوں کو

کہتی ہیں کہ ایک گھوڑی پر سوار ہون اور اصطلاح میں اس کو
 مستقل کا نام ہی کہ جو بعد قافی کی آخر مصرعہ میں یا آخر مثنوی میں
 ذکر کیا جائی خواہ وہ ایک کلمہ ہو خواہ زیادہ ایک کلمی ہی ہو خواہ
 نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ فی معیار الاشعار میں کہا ہی کہ اعتبار کرنا
 ردیف کا فقط مکرر ہونا لفظ کا ہی معنی کا یعنی مکرر ہونا معنی کا
 معتبر نہیں ہی اگر ردیف تمام قصید کی ایک معنی پر لائیں یا کئی
 معنوں پر یا بعضی ردیف معنی رکھتی ہو اور بعضی نہ رکھتی ہو یہ اس طرح ہے
 کہ بعضی ردیف بنفسہ ہو اور بعضی مرکب جز رکھتی ہو
 جائز ہی اور اوس معیار الاشعار میں محقق طوسی علیہ الرحمہ فی
 کہا ہی کہ مقدار ردیف کی معین اور مقرر نہیں اس واسطی کہ اگر تمام
 قافی اور ردیف سی ملی ہوئی ہو تو جائز ہی چنانچہ یہ رہا

محسن کاٹی کی مطابق اس قول کی ہی رباعی بامعنی ہو
 منت پیدا ہستم نہ یامین بودی منت پیدا ہستم نہ رفتم
 جو من از میان تو گشتی پیدا نہ تامل بودی منت پیدا ہستم
 اور اختلاف رویت کا شعر میں لفظاً اسلا جائز نہیں ہے
 مگر اوس صورت میں کہ کچھ اشارہ اوس کا شعر میں پایا جائی
 جیسی کمال اسماعیل کہتا ہی بیت سپیدہ دم کہ نسیم ہارمی
 نگاہ کروم و دیدم کہ یار می آمد نہ پہر کئی بتوئی بعد اس رویت
 بدل ڈالا اور جتا دیا ہی زیر فال زماضی شدم مستقبل
 کہ برنامہ چین خوشگوار می آید نہ نہ ہی رسید بجائی کہ پیش تو
 همان نہان سپہ آشکار می آید نہ جان لہجی کہ اگر رویت
 کو در میان وفا فیونکی لائین اوسی حاجب کہتی ہیں یہ طرح

داخل صناع لفظی ہی مثال اسکی ان دو رباعیوں سی امیر خسرو کی
 معلوم ہو جائیگی رباعی ای شاہ زمین بر آسمان واری تخت
 سست است عدو تا تو کما نداری تخت جلد یک آری و
 کران واری تخت پیری تو بدانش و جو انداری تخت
 ایضا ای گوی ز نغمہ ناز کویت گویم وی موی میان عشق است
 مویم گر آب شوم کز بجویت جویم و سر و شوم پیش
 رویت رویم پہلی رباعی میں لفظ واری کا حاجب آیای
 اور دوسری رباعی میں حرف وصل تی حاجب ہی اور ریو
 اور حاجب میں تقدم اور تاخر ہی یعنی رویت بعد حرف اصلی
 قافیہ کی آتی ہی اور حاجب پہلی او کی لیکن اس سی عام ہی کہ
 دو قافیوں کی در میان میں ہو یا زیادہ اس سی یعنی ایک قافی

تاریخ رسالہ تصنیف جناب حضرت سلطان عالم خلدی ملک سلطنت

تصنیف شمس نطری بہادر جنگ

شمس الدین عروض کر وختیر

از ترجمہ شاہ فرودش تو قیر

تاریخ چین کر و رقم ملک اسیر

از شاہ زمانہ زندہ شد نام فقیر

۱۲۹۸

تاریخ دیگر از ہلال

نام خدا کر امت و عجز ہی کلام

بی مثل ہی تاریخ انکار بی نظیر

آر و ہوا رسالہ عروض فقیہ کا

بی نظم عاشقان کی مانند پذیر

پیرانی ایسی بی بین استدرستی نازکی

باہرین پی پی بی سی طفل و جوان پیر

گلہنگ ملک خاص فی شہری اوی

ہی مرغ روح میل شیر انحصار

انصر و ہی تخلص اقدس یہ نوہری

شہرندہ رشک

تالیف کی جو سال کو دہو ہذا ہلال

عیسیٰ فی او سکوپرخ چهارم سی فی ندا

شاه شهبان هندی زنده کیا فقیر

تاریخ ویکه شتمن بر تاریخ سال طبع رساله از هلال

گرید چو سکه زن اردوی معلا

بخشید چو پیر این اردوی معلا

هر صنفه شده معدن اردوی معلا

مطوع شد این فخران اردوی معلا

واجد علی اختر شه اقلیم فصاحت

تصنیف فقیر که عجب خت کهن داشت

چون نظم لالیست همه نشر مسلسل

پیرایه نویافته در مطبع شاهی

تاریخ رقم کرد هلال از سنه هجری

شد بلع چنین گلشن اردوی معلا

تاریخ تصنیف رساله شاهی از فتبول

در شعریا و گار جلال اسیر را

میشد

Sanatol Commis

<p>کرده عرض قافیه در فارسی</p> <p>شاه بلند فکر پی نفع خاص عام</p> <p>صل معنی رساله بطور می و ش</p> <p>اکنون نماید حاجت این اوستاد</p> <p>الفاظ کهنه اش متبدل شده ز نو</p>	<p>تافانده و بد شعرائی خبیر را</p> <p>آرد و نمود آن رقم و پذیر را</p> <p>کافی شد است جمله صنغیر و کبیر را</p> <p>هاوی شد این ساله دل نکته گیر را</p> <p>گردید رتبه ولی فقیر خبیر را</p>
	<p>تاریخ طبع کرد قبول انجمن رستم</p> <p>ملبوس داده نوشته اقدس خبیر را</p>
<p>قطعه تاریخ طبع رساله موصوف از فکر قبول</p>	
<p>ای نهی نور علم سلطانی</p> <p>کرد آرد و کلام شمس الدین</p>	<p>همر معنی شد است هاله ش</p> <p>شاعران گشته اند</p>
<p>سال تاریخ آن</p>	<p>سال تاریخ آن</p>

لا اعد يلىست اين رساله شاه
۱۲۶۸

نام مبارک مشتمل بر تاريخهاى تصنيف و طبع رساله

ترتیب نامه سلطان

ارشاد و خاقانی

۱۲۶۸

۱۲۶۸

تخصیص الاصل

تسویه الاذهان

۱۲۶۹

۱۲۶۹

حکم اخترا

۱۲۶۹

محمّد و المنت که رساله ارشاد و خاقانی تصنيف مبارک حضرت

المؤمنين سكندر جاهد پادشاه عادل قيصير زمان سلطان انعام

مبین

نسله الله ملكه و سلطنة و افاض على العالمين

بره واحسانه با تمام کتبان مقبول الدوله مرزا محمد مهدی علیخان بهادر قبول
 تصحیح خانه زاده امیر علیخان بهادر و تعلیم خانرا و محمد خوشید با تمام رسید

محمدا
 علیخان

CALL No. ۹۹۱۵۲۳۴ ACC No. ۳۶۷۷۷
۲۵۲.۹
 AUTHOR اختر
 TITLE ارشاد خاقانی

REC-01.94

Acc. No. ۳۶۷۷۷
 is No. ۹۹۱۵۲۳۴ Book No. ۲۵۲.۹
 hor اختر
 ۳ ارشاد خاقانی

DATE

AT THE TIME

Lender's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date
REC-01.94			



MAULANA AZAD LIBRARY.
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

